



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی محمد و آلہ الطاہرین

امابعد پس واضح ہو کہ رسالہ طریق النجاۃ جو قبل اسکے موافق فتوائے سرکار حجۃ الاسلام جناب حاج آقا میرزا محمد حسن طاب ثراہ کی زبان فارسی مین طبع ہوا تھا اوسپر بالفعل جناب مستطاب حجۃ الاسلام آقا سید کاظم الطباطبائی الیزدی دام افاداتہ نے تحشی فرمائی ہے بنابرین حسب فرمایش عمدۃ الافاضل الکرام مروج شعائر اسلام جناب مرزا محمد حسن نجفی دام معالیہ بغرض سہولت مقلدین زبان اردو مین احقر عباد رب العالمین سید زین العابدین عشروی بن مولوی سید احمد علی صاحب مرحوم اعلی اللہ مقامہ نے ترجمہ کیا خداوند عالم عامہ مومنین کو توفیق عمل کرامت فرمائے

مس جو شخص جاہل ہو اور مجتہد نہو اور احتیاط کیطرف التفات رکھتا ہو مگر احتیاط پر بھی عمل نکرتا ہو اور تقلید بھی نکرتا ہو عمل اوس شخص کا صحیح ہوگا یا نہین ج

ایسے شخص کا عمل صحیح نہوگا س کس شخص کو تقلید کرنا چاہیے ج اوس شخص کو
جو مرتبہ اجتہاد تک نہ پہونچا ہو خواہ عامی ہو یا فی الجملہ علم سے بھی بہرہ رکھتا ہو س
جس شخص کی تقلید کرنی چاہیے اوسکے شرائط اور اوصاف بیان فرمائے
ج چند شرطین اسمین معتبر ہین اول یہ کہ بالغ ہو دوسری یہ کہ عاقل ہو تیسری یہ کہ
مومن یعنی اثنا عشری ہو پس اگر کافر ہو یا بعض ائمہ کی امامت کا قائل ہو اور بعض کا منکر
ہو تو تقلید اوسکی جائز نہین چوتھے یہ کہ عادل ہو پس اگر وہ فاسق ہو تو اوسکی تقلید
جائز نہین اگرچہ اوسکے کلام سے اسباب کا علم یقین بھی حاصل ہو جاے کہ یہ اپنی
رائے کی خبر دینے مین سچا ہی پانچوین یہ کہ والدالزنا نہو چھٹے اوسکا حافظہ نسیان غالب ہونے
کم نہو ساتوین یہ کہ مجتہد مطلق ہو پس جو شخص قوۂ اجتہاد نہ رکھتا ہو خواہ احکام شرعیہ سے واقف ہو
یا نہ اوسکی تقلید نہین جائز ہے آٹھوین یہ کہ زندہ ہو پس تقلید میت جائز نہین س
تقلید میت پر باقی رہنا جائز ہے یا نہین ج علی الاقوی جائز ہے مگر احوط یہ ہے کہ مجتہد
سے عدول کرکے حی کیطرف رجوع کرے س تقلید عالم واجب ہے یا نہین ج ہان
واجب ہے س اگر کسی شخص کو مجتہد اعلم نہ ملتا ہو تو اوسکو کیا تکلیف ہے ج اوسکو
تقلید غیر اعلم کی جائز ہے مگر بار عایت الاعلم فالاعلم س الاعلم فالاعلم سے کیا مراد ہے ج
یعنی جسوقت پانچ یا دس یا کم یا زیادہ مجتہد ہون تو اونمین سے جسکا علم زیادہ ہو اوسکی تقلید
کرنی چاہیے س جسوقت کوئی مجتہد نہ ملے نہ اعلم نہ غیر اعلم تو کیا کرنا چاہیے ج
چاہیے کہ احتیاط پر عمل کرے س جو شخص کہ نماز کے شکیات اور سہویات اور
خللیات اور منافیات اور سجدہ سہو کو نجانتا ہو اور اتفاقاً اوسکی نماز مین انمین سے
کسیکی ضرورت بھی نہ پڑے تو ایسے شخص کی نماز صحیح ہوگی یا نہین ج اوسکی نماز تو صحیح ہوگی

مگر اوسپر واجب ہے کہ ان سبکو یاد کرے اور اگر عمداً اس واجب کو ترک کرے یعنے
یاد نہ کرے تو وہ شخص فاسق ہوگا ہان البتہ اگر اوسکو یقین ہو کہ مین شکیات وسہویات
وغیرہ مین مبتلا نہ ہونگا تو فاسق نہوگا س مسائل کے حاصل کرنیکا طریقہ ارشاد فرمائے
ج مسائل تین طرح سے حاصل ہوتے ہین اول یہ کہ ایک ایک مسئلہ اپنے مجتہد سے دریافت
کرے اور اوسپر عمل کرے دوسرے یہ کہ مسائل کو ایسے ناقل اور بیان کنندہ سے حاصل کرے
جو عادل ہو یا موثق اور معتمد ہو تیسرے یہ کہ اس کتاب سے یاد کرے کہ جسمین فتاوے
مجتہد ہون بشرطیکہ صحت اوسکی مظنون ہو س اوس مجتہد کے سامنے جو جامع الشرائط
نہین ہے مگر اہل علم سے ہے مقدمہ اور نزاع فیصلہ کیلئے پیش کر سکتے ہین یا نہین ج
نہین جائز ہے بلکہ حرام ہے س اگر کوئی مجتہد مر جاے اور اوسکے مقلد کو اوسکے مرنیکی
اطلاع نہو مگر بعد عرصے کے پس مقلد کو کیا کرنا چاہئے ج جو اعمال اس عرصہ مین بنا بر
فتوی اپنے مجتہد کے مقلد نے کئے ہین وہ صحیح ہونگے مگر اون اعمال کا اعادہ احوط ہے دوسرے یہ کہ
وہ اعمال بموجب فتوی اوس مجتہد کے جسکیطرف رجوع کی ہے باطل ہون س نجس چیز
طاہر کرنیکا طریقہ تفصیلاً ارشاد فرمائیے ج اگر بول سے شی نجس ہوی ہے تو آب قلیل
مین دو مرتبہ دھونا واجب ہے اور غسالہ اولی اور ثانیہ علی الاحوط نجس ہے اور اگر آب
کثیر یا جاری مین طہارت کیجائے تو ایک ہی دفعہ دھونا کافی ہے اور غسالہ بھی طاہر ہے
اور اگر منی یا غائط یا خون سے شی نجس ہو اور آب قلیل سے طاہر کرنا چاہئے تو بعد ازالہ عین کے
دو مرتبہ دھونا واجب ہے اور آب کر اور جاری مین بعد زوال عین نجاست تعدد
احوط ہے اور آب باران برسنے کیوقت حکم آب جاری مین ہے س احکام تخلی
اور طریقہ استبرا بیان فرمائیے ج بیت الخلا مین نامحرم سے عورتین کا

چھپانا واجب ہے اور وقت تخلی منہ اور پیٹ کو قبلہ کیجانب کرنا حرام ہے اور انحراف
اوسطرف سے واجب ہے اور استنجا اور استبرا کیوقت بھی ترک استقبال و استدبار
احوط ہے اگرچہ اقوی عدم حرمت ہے اور مخرج بول دو مرتبہ دھونا چاہیے اور پاخانے
تین دفعہ ہے مطلقاً عورت ہو یا مرد اور اگر مرد بعد بول کے استبرا کرے تو کیفیت
یہ ہے کہ اصل مقعد سے بیخ انثیین تک اونگلی سے بقوت مسح کرے اور وہان سے
سر ذکر تک دو اونگلیونسے یا زیادہ مسح کرے اور تین مرتبہ سر حشفہ کو فشار دے پس اگر
بعد استبرا کے کچھ رطوبت دیکھے اور نمعلوم ہو کہ وہ بول ہے یا کوئی اور چیز ہے تو وہ پاک ہے
اور مبطل وضو نہین ہے پس جسوقت لباس وغیرہ نجس ہوجائے اور آب قلیل یا جاری مین
طاہر کرین تو نچوڑنا واجب ہے یا نہین ج اگر بول سے نجس ہوا ہے تو بعد زوال عین نجاست
آب قلیل مین دو مرتبہ دھونا اور نچوڑنا واجب ہے اور غیر بول سے نجس ہوا ہے تو ایک مرتبہ
دھونا اور نچوڑنا کافی ہے اور آب جاری اور کر مین نچوڑنا واجب نہین ہے مگر احوط ہے
س اگر بدن نجس ہو جائے اور آب کر یا جاری مین مثل حوض یا دریا کے زوال عین
نجاست کرین تو طہارت بدن آبہائے مذکورہ سے باہر آنا ضرور ہے یا نہین ج
جب ازالہ نجاست پانی مین ہو جائے تو باہر نکلکر دوبارہ آب سے دھونا واجب نہین ہے س جو کپڑا کہ
کسی رنگ سے مثل نیل یا کسم کے رنگا ہوا ہے اور نجس ہو جاے تو اوسکی طہارت مین یہ شرط ہے
کہ رنگ نکلنا موقوف ہو جائے یا نہین ج اگر پانی ایسا رنگین نکلے کہ خود نیل اوسمین
نہو اور پانی مضاف نہو جائے تو پاک ہو جاتا ہے اور اگر پانی ایسا رنگین نکلے کہ خود نیل
اوسمین ہو تو پاک نہین ہوتا ہے س طفل شیرخوار یعنے جو لڑکا ابھی غذا نہین کھاتا ہے اور اوسنے
شیر سگ و خنزیر و کافر کا بھی نپیا ہو وہ اگر کسی مقام پر مثل لباس یا فرش پر پیشاب کرے

پیشاب کرے تو بقدر پانی ڈالنا کہ اوسپر غالب آجاے طہارت کے لئے کافی ہے یا نہین
ج علے الاقوی ایکدفعہ پانیکا ڈالنا کافی ہوجائیگا اگرچہ غسالہ جدا نہوس اگر وہ
چیزین کہ جنکا فشار ممکن نہو مثل گندم یا مشکے کے نجس ہوجائین اور آب نجس اوسمین سرایت
کر گیا ہو وہ کیونکر طاہر ہونگی ج اگر ظاہر و باطن دونو طاہر کرنا مقصود ہو تو اولا اوسکو خشک
کرین بعد اوسکے آب کر یا جاری مین رکھدین یہانتک کہ پانی اوسمین نفوذ کر جاے تو طاہر
ہوجائیگا اور احوط یہ ہے کہ دو مرتبہ خشک کرین اور دو مرتبہ آب کر یا جاری مین رکھین
س اگر کشمش یا خرما روغن مین سرخ کرین بقدر کہ دو ثلث جلجاے یا بغیر سرخ کئے
ہوے پلاؤ مین رکھین تو کیا حکم ہے ج دونو صورتونمین پاک اور حلال ہے س
جس وقت کشمش یا خرما کو آتش مین یا کسی اور غذا مین اتنا پکائین کہ وہ جوش کھاجائے
طاہر اور حلال ہے یا نہین ج طاہر ہے اور علے الاقوی حلال ہے س اگر کسی مٹکے
یا گھڑے مین روغن کا اثر ہو اور اوسمین انگور یا خرما رکھکر سرکہ بنائین تو بعد سرکہ ہوجانے
مٹکا یا گھڑا بھی پاک ہوجائیگا یا نہین ج بالتبع پاک ہے س اگر کسی مرغ کی منقار
نجس ہوجاے تو بعد زوال عین نجاست پاک ہے یا نہین ج بعد زوال عین
نجاست علی الاقوی طاہر ہے خواہ احتمال تطہیر ہو یا نہو س نجاسات کے ہین
ج بارہ چیزین ہین اول و دوم بول و غایط ہر حیوان حرام گوشت کا جو کہ خون جہندہ
رکھتا ہو لکن بول و غایط طیور علی الاقوی پاک ہے اگرچہ اجتناب احوط ہے خصوصا بول
غایط خفاش سے تیسرے منی اوس حیوانکی جو خون جہندہ رکھتا ہو خواہ اوسکا گوشت
حلال ہو یا حرام چوتھے خون اوس حیوانکا جو خون جہندہ رکھتا ہو اگرچہ حلال گوشت ہو
پانچوین مردہ ہر حیوان صاحب خون جہندہ کا چھٹے ساتوین کلب و خنزیر صحرائی

نہ دیا گیا پس ہر جزو ان دونوں کا نجس ہے خواہ اُس جز مین حیوۃ نے حلول کیا ہو مثل ہاتھ
وغیرہ کے یا یہ مثل بال و ناخن کے آٹھوین شراب خواہ انگوری ہو یا غیر انگوری بلکہ
ہر نشہ آور نہ وہ کہ اصل مین سو وان ہو نجس ہے اور آب انگور جب جوش کھا جائے تو قبل جلنے
دو حصوں کے اگرچہ حرمت اوسکی بے اشکال ہے مگر علی الاقوی طاہر ہے نوین فقاع
اور فقاع اوس شراب کو کہتے ہین جو جو سے بنائی جاتی ہے دسوین کافر اور کافر
اوسکو کہتے ہین جو غیر دین اسلام پر ہو مثل یہود و نصاری و مجوس کے یا یہ کہ دین اسلام
مین داخل ہو کر ضروریات دین مین سے کسیکا انکار کرتا ہو یا اوسکی گفتار ز فتار ایسی ہو کہ
مقتضی کفر کی ہو مثل قرآن جلانیکے العیاذ باللہ گیارھوین پسینہ اُس جنب کا جو جنب
حرام ہوا ہو خواہ وقت حصول جنابت پسینہ آئے یا بعد اسکے خواہ مرد کا پسینہ
ہو خواہ عورت کا بارھوین پسینہ شتر جلال کا مثال وسل و نٹ کے جو فضلہ کھاتا ہے
اور اجتناب کرنا عرق سے ہر حیوان جلال کے مثل گاؤ و گوسفند وغیرہ کے اچھا ہے بلکہ
اس احتیاط کو ترک نکرے بس مطہرات کے بین جو پندرہ چیزین ہین اوّل
پانی ہر نجس و متنجس کو جو قابل تطہیر ہے پاک کرتا ہے دوسرے زمین اور وہ پاک کرتی ہے
کف پا کو اور زیر کفش کو چمڑے کی ہو یا لکڑی کی مگر ازالہ عین نجاست بھی ہو جائے خواہ چلنے
سے خواہ ملنے سے بشرطیکہ زمین بھی طاہر اور خشک ہو لکن احوط یہ ہے کہ مطہریت زمین مین
فقط اون نجاستون پر اقتصار کیا جائے جو زمین پر راہ چلنے سے حاصل ہوئی ہون تیسرے
آفتاب اور یہ پاک کرتا ہے زمین نجس اور عمارات و درخت و میوہ اور گھانس و دیوار
وغیرہ کو جو غیر منقول ہین چوتھے استحالہ ہے استحالہ اوسکو کہتے ہین کہ جس نجس چیز کا
بدلکر کوئی پاک چیز ہو جائے پس جو چیز نجس جلکر راکھ یا دھوان یا بھاپ ہو جائے

پانچوین ذہاب ثلثین مطہرات انگورہے یعنی جسوقت آب انگور کے دو حصے آگ یا دہوپ مین جوش کہاکر جلجائین اور ایک حصہ باقی رہے تو پاک ہوجاتاہے اور اسکی تحقیق وزن یا کیل وغیرہ سے ہوگی اور مدار اسکا صدق عرفی پرہے چھٹے انتقال ہے یعنی جسوقت بدن انسان سے نجس اصلی یا عارضی کسی حیوان طاہر کے جسم مین پہنچکر قرار لے تو وہ پاک ہوجاتاہے مثل خون انسانکے جب پشہ وغیرہ مین پہونچ جائے اور انقلاب بھی مطہر ہو ساتوین اسلام یعنے جبکافر اسلام قبول کرے تو اسلام اوسکو پاک کردیتاہے او کوئی فرق اقسام کفار مین نہین ہے مگر مرتد فطری کو اسلام پاک نہین کرتا آٹھوین تبعیت ہے مثل کسی طفل کے ماں یا باپ یا دادا اسلام قبول کرین تو وہ طفل بھی پاک ہوجائیگا نوین غیبت انسان ہے جسوقت کسی شخص کو کسیکے بدن یا لباس یا فرش یا ظروف کی نجاست کا یقین ہو اور وہ غائب ہوجائے اور احتمال ہو کہ غیبت مین پاک کیا ہوگا تو حکم بطہارت کیا جائیگا بشرطیکہ غائب کو بھی نجاست کا علم ہو اور وہ چیز عمل مین لائے جو مشروط بطہارت ہو دسوین زوال عین نجاست بدن حیوان صامت سے یعنی غیر انسان سے اگر وہ زندہ ہو اگرچہ احتمال تطہیر نہو گیارھوین سنگ اور کلوخ استنجا واسطے محل غائط کے جب شرائط اوسکے موجود ہون بارھوین نجاست کا بیرطرف ہوجانا باطن انسان سے مثلاً سوراخ بینی سے یا فضاے دہن سے اور مثل اسکے تیرھوین جدا ہونا غسالہ کا کہ وہ بھی مطہر ہے چودھوین خونکا محل ذبح سے حیوان کے باہر آنا بقدر متعارف کہ یہ بھی مطہر باقی خونکا ہے جو مذبوح مین باقی ہے پندرھوین استبرا کرنا حیوان جلال کا

فصل نماز واجب کی کے قسمین ہین ج بارہ نمازین واجب ہین پہلے نماز یومیہ دوسرے نماز جمعہ تیسرے نماز طواف چوتھے نماز آیات پانچوین نماز عیدین چھٹے نماز اجارہ ساتوین نماز والدین کی بڑے لڑکے پر

واجب ہے آٹھوین نماز نذر نوین نماز عہد دسوین نماز یمین گیارھوین نماز سعی بارھوین
نماز احتیاط سس مقدمات نماز کے ہین ح چھ پہلی اول طہارت یعنی وضو و غسل
وتیمم دوسرے ازالہ نجاست بدن و لباس سے تیسرے ستر عورت یعنی واجب ہے
کہ مرد اپنے عورتین کو وہ مقام بول و غایط دونون ہین چھپائے اور عورت تمام جسم کو سوائے
منہ اور دونون ہتیلیون پاؤنکی اور تلوونکا چھپانا واجب نہین ہے البتہ اولی ہے چوتھے
وقت نماز پہچاننا پانچوین قبلہ کا پہچاننا چھٹے یہ کہ مکان نماز اور لباس غصبی نہو اور جائے
سجدہ پاک اور بلندی و پستی ایک خشت کی گندگی سے زیادہ نہو س حقیقت
وضو ارشاد ہو ج حقیقت وضو منہ اور دونو ہاتھونکا دھونا اور سر اور دونو پاؤن کا
مسح کرنا ہے اور منہ کا دھونا طولاً اوس مقام سے کہ جہان سے موے سر نکلتے ہین
ٹھڈی تک ہے اور عرضاً اس قدر کہ بیچ کی اونگلی اور انگوٹھا اوسکو گھیر لے اور ان
حدود مین جو چیز داخل ہے اوسکا دھونا لازم ہے اور واجب ہے کہ اوپر سے نیچے کی
طرف دھوے دوسرے دھونا دونون ہاتھونکا کہنی سے بلکہ لازم ہے کہ کسیقدر
اوپر سے دھوے اور اوپر سے دھوتا ہوا نیچے کیطرف آوے تیسرے سر کا مسح کرنا
واجب ہے بقدر ایک ناخن کے اور احوط اور اولے مسح کرنا بمقدار تین اونگلیونکے ہے
چوتھے مسح پشت پا کا واجب ہے سر انگشتان سے کعبین تک طول مین اور عرض مین
بقدر مسمے بھی ہو تو کافی ہوگا اور احوط یہ ہے کہ پوری ہتیلی سے مسح پاؤنکا سر انگشت سے
بند مفصل تک کرے س شرایط وضو کے ہین ج چودہ ہین اول نیت اور
چاہئے کہ نزدیک منہ دھونے کے کرے دوسرے ترتیب یعنے اول منہ دھوے
بعد اوسکے دست راست بعد اسکے دست چپ بعد اسکے مسح سر بعد اسکے مسح پا کراست

بعد اسکے مسح پاے چپ اور علی الاقوی دونون پاؤنکا ساتھ ہی مسح کرنا جائز ہے
اور عضو مؤخر کو مقدم کرنے سے وضو باطل ہوجائیگا تیسرے موالات اور بغیر موالات کے
وضو باطل ہوجاتا ہے اور موالات یہ ہے کہ افعال وضو کو پے در پے بجا لا مثلاً وضو
مین رطوبت منہ کی خشک نہونے پائے کہ دست راست دھوے اور دست راست کی
رطوبت خشک نہونے پاے کہ دست چپ دھوئے اور علی الاقوی باقی رہنا رطوبت کا
عضو سابق پر مطلقاً کافی ہے اور چاہئے کہ رطوبت ہاتھونکی مسح سر و پا کا کرے چوتھے
یہ کہ مکلف افعال وضو کو بشرط قدرت خود بجا لاوے اور اگر مضطر ہے تو معذور ہے پانچوین آب وضو
غصبی نہو چھٹے آب وضو مشتبہ بغصبی بھی نہو مثلاً دو ظرف مین پانی رکھا ہو اور ایک اونمین
غصبی ہو مگر بالتعیین معلوم نہین کہ کون غصبی ہے اور کون مباح پس اس صورت مین
کسی سے وضو نہ کرنا چاہئے ساتوین آب وضو نجس نہو آٹھوین آب وضو مشتبہ بہ نجس بھی
نہو مثلاً دو ظرف مین پانی رکھا ہے اور ایک کا پانی نجس ہے مگر بالتخصیص معلوم نہین ہے
کہ کسکا پانی نجس ہے پس اس صورت مین کسی سے وضو نہین کرسکتا نوین آب وضو مضاف نہو
یعنی اسکو عرف مین مضاف نہ کہتے ہون مثل گلاب وغیرہ کے دسوین آب وضو غسالہ استنجا
نہو گیارھوین یہ کہ استعمال آب سے خوف ضرر یا حدوث مرض کا یا تنگی وقت کا نہو یا اپنے
یا کسی بیچارے رفیق کی تشنگی کا کہ جسکی مفارقت موجب ضرر ہو خوف نہو اسیطرح ایسے حیوان کی تشنگی کا
خوف نہو کہ اگر وہ مر جائیگا تو ضرر ہوگا بارھوین جس مقام پر وضو کرتا ہو وہ غصبی نہو تیرھوین
محل وضو یعنی اعضاے وضو پاک ہون پس اگر اعضا نجس ہون تو مضائقہ نہین چودھوین
جس مقام پر وضو کا پانی گرتا ہے اور جس ظرف مین آب وضو ہے خواہ منحصر ہو یا غیر
منحصر غصبی نہو پس اگر کسی شخص نے وضو کیا اور یقین ہوگیا کہ دست چپ کا غسل تمام

ہوچکا اب اگر دست راست کو دست چپ پر پھیرے پس اس رطوبت کے مسح میں کوئی
ضرر ہوگا یا نہیں ج کچھ ضرر نہیں ہے بشرطیکہ استظہار مقصود ہو نہ غیر اس خیال سے تعجیل کے
کہ کوئی مقام حصہ عضو میں رہ نہ گیا ہو یا اس طرح ہو کہ یہ فعل پہلے فعل سے ملکر مسح کا
ایک کیا جائے یعنی اسی غسل میں محسوس ہو س شرایط غسل ارشاد فرمائیے ج
شرایط غسل مثل شرایط وضو ہیں مگر موالات نہیں ہے بلکہ غسل ارتماسی میں ترتیب بھی نہیں ہے
س طریقہ غسل کا ارشاد فرمائیے ج غسل کی دو قسمیں ہیں اول ترتیبی دوم
ارتماسی ترتیبی سے یہ مراد ہے کہ پہلے سر و گردن کو دھوئے اس طرح کہ اوسمیں تھوڑا سے
بدن بھی داخل کرلے بعد اوسکے داہنی جانب کو دھوئے اور اسمیں کسیقدر گردن اور
جانب چپ کو بھی شامل کرلے بعد اوسکے جانب چپ کو دھوئے اس طرح کہ اوسمیں کسیقدر
گردن اور جانب راست بھی داخل ہو جائے اور احوط یہ ہے کہ عورتین کو دونو جانب
شامل کرکے دھوئے اور غسل ارتماسی سے مراد یہ ہے کہ تمام بدنکو ایک ہی دفعہ پانی میں داخل
کرے اور اگر پانی کے اندر بقصد غسل حرکت کرے تو بھی کافی ہو جائیگا لیکن وضو غسل میں
پہلے بدن کو پاک کرے س غسل میں پانی سے باہر آنا اور عورتین کا پوشیدہ رکھنا
لازم ہے یا نہیں ج صحت غسل میں شرط نہیں ہے مگر احوط ہے س اگر کسی مرد نے
حالت خواب میں دیکھا کہ منی خارج ہوئی اور بعد بیداری کچھ معلوم نہو لیکن یہ معلوم ہو کہ
منی مرد کی اوس سے خارج ہوئی تو اوس پر غسل واجب ہے یا نہیں ج اوس صورت میں غسل واجب نہیں ہے
مگر جبکہ یقین کرے کہ منی میری ہی خارج ہوئی ہے اگرچہ با احتلام ہو لیکن اوسوقت غسل واجب
ہوگا س اگر تمام حشفہ داخل ہو اور منی خارج نہو تو مرد اور عورت پر غسل واجب ہے
یا نہیں ج بعد دخول حشفہ اگرچہ خروج منی نہ ہو دونوں پر غسل واجب ہے س اگر کسی عورت کی

منی خارج ہوئی اور بغیر پیشاب کئے اوسے غسل کیا اور بعد غسل کچھ رطوبت مشتبہ بمنی دیکھی تو آیا
پھر غسل کرنا چاہئے یا نہیں ج البتہ غسل کرنا چاہیے س اگر کسی شخص نے قبل داخل
ہونے وقت کے بقصد وجوب غسل کیا خواہ وہ وقت کو جانتا ہو یا جاہل مسئلہ ہو یا وقت
مین شک رکھتا ہو کیا کرے ج احوط اعادہ غسل و نماز ہے اگرچہ واجب نہین ہے س
اگر مثلاً ابرو مین وسمہ کا جرم ہو تو مخل وضو و غسل ہوگا یا نہین ج اگر پانی نیچے پہونچ جائے
تو مضر نہین ہے س باریک بال بدن کے غسل مین دھونا چاہئے یا نہین ج احتیاطاً
دھونا چاہئے لیکن اگر بعد غسل کے معلوم ہو کہ وہ بال دھوئی نہین گئے تو احتیاطاً غسل کا اعادہ
کرے س تیمم کے چیز و نپر جائز ہے ج چھ چیز و نپر اول خاک دوسرے زمین تیسرے
بالو چوتھے پتھر اور یہ چارون علی الاقوی ایک مرتبہ مین ہین پانچوین غبار چھٹے
گل اگر ممکن ہو تو خشک کرین ورنہ خشک کرنا لازم نہین ہے س گچ اور اینٹ پر
تیمم کر سکتے ہین یا نہین ج جب اشیاء مذکورہ ممکن نہون تو گچ اور اینٹ پر تیمم جائز ہے
اور احوط یہ ہے کہ اگر غبار اور گچ اور اینٹ تینون چیزین موجود ہون تو غبار کو مقدم کرین
بلکہ تینون چیز و نپر جدا جدا تیمم کرین اور اسیطرح احتیاطاً جمع کرین اگر اینٹ اور گچ اور گل موجود ہو
اور سوا اسکے اور کچھ نہو س کیفیت تیمم بیان فرمائے ج تیمم عبارت اس سے ہے کہ دونون
ہتھیلیون کو یکمرتبہ پاک زمین پر مارین اور اُس سے پیشانی اور جبین اور علی الاحوط ابرو تک
پوری دونون کف دست سے بال کے اوگنے کی جگہ سے ناک کے سرے اور ابرؤن تک مسح کرین
اور چاہئے کہ مسح طول مین ہو یعنی بالونکی جگہ سے ابرؤنکی طرف نہ عرض مین یعنے ایک
جبین سے دوسری جبین تک بعد اوسکے شکم دست چپ سے پشت دست راست پر
کلائی کے جوڑ سے انگلیونکے سرے تک مسح کرین بعد اوسکے شکم دست راست سے

پشت دست چپ پر اسیطرح مسح کرین اور جسقدر رکہ ایک ہاتھ کی ہتیلی کو دوسرے
ہاتھ کی پشت پر رکھنے مین مس ہوتا ہے اسیقدر مسح لازم ہے مس تیمم عوض غسل
یا وضو ہو دونو مین ایک ہی ضرب کافی ہے یا نہین ج علی الاقوی ایک ضرب
کافی ہے خواہ بدل وضو ہو یا بدل غسل اگرچہ احوط یہ ہے کہ ایک تیمم ایک ضربی اور دوسرا
دو ضربی دونو نمین بجالائے اور چاہیئے کہ مقام ضرب اور ہاتھ کے درمیان کوئی چیز حائل
نہو اور وہ مقام نجس اور غصبی و مضاف اور مشتبہ بنجس و غصبی و مضاف نہو مگر مشتبہ بنجس
و مشتبہ بمضاف دونو مین دو تیمم کرنا کافی ہوگا اور چاہیئے کہ پیشانی اور ہاتھ کے درمیان مین
بھی کوئی چیز حائل نہو اور علی التعیین نیت بدل وضو یا بدل غسل کرنی چاہیئے اور ترتیب اور موالات
بھی جسطرح ذکر کیا گیا ہونی چاہیئے اور چاہیئے کہ تیمم قبل از دخول وقت نماز نہو اور اگر وقت
وسیع ہو تو انتظار احتیاطًا بطرف ہونے عذر کا کرے اور علی الاقوی بے انتظار جائز ہے اور
اعضائے تیمم پاک ہون اور بشرط تمکن و قدرت خود تیمم کرے مس مقارنات نماز کے چیزین
ہین ج مقارنات نماز بارہ ہین اول قیام یعنی دونون پاؤن سے کھڑا ہونا اور علی الاقوی
ایک پاؤن پر بھی کھڑا ہونا جائز ہے دوسرے نیت ہے بقصد قربت یعنی یہ خیال کرنا کہ کونسی
نماز پڑھتا ہے اور نیت کہ بہتر ہے کہ دل مین کرے نہ زبان سے مگر نماز احتیاط مین یعنی جو نماز
بسبب شک کے پیچھے پڑھتا ہے اسمین زبان سے کہے تیسرے تکبیرۃ الاحرام یعنی بعد نیت
اللہ اکبر کہنا بقصد تکبیرۃ الاحرام چوتھے قراءت یعنی سورۂ حمد اور کسی اور دوسرے سورہ کا پڑھنا
پانچوین رکوع یعنی اسقدر جھکے کہ اگر چاہے تو ہاتھونکو زانو پر رکھ سکے چھٹے سجود یعنی ساتون
عضو کا بشرط امکان زمین پر پہونچانا ساتوین تشہد آٹھوین سلام نوین قنوت دسوین ذکر رکوع و سجود
و تسبیحات اربع دسوین ترتیب مثلًا اول نیت کرے بعد اسکے تکبیرۃ الاحرام کہے بعد ازان

قرات حمد و سورۂ دیگر بعد اُسکے رکوع بعد اوسکے سجود بعد اوسکے تشہد بعد اوسکے سلام
گیارھوین موالات یعنی افعال نماز کو پے در پے بجا لانا بارھوین طمانیت پس ارکان نماز
کے ہین جو رکن اجزاے نماز کے پانچ ہین اوّل قیام در حال تکبیرۃ الاحرام دوسرے
قیام متصل برکوع تیسرے تکبیرۃ الاحرام چوتھے رکوع پانچوین ہر رکعت کے دونون سجدے
پس شکیات کی کے تقسیمین ہین بیان فرماے جو شکیات کی اکیس قسمین ہین جنمین سے
پانچ قسمین غیر اعتباری ہین اور انکے علاوہ آٹھ قسمین اوسی ہین کہ بعد فکر زائد کے مبطل
ہین اور باقی آٹھ قسمین کسیقدر فکر کے بعد صحیح ہین جنکا ذکر انشاء اللہ تعالی مفصل ہوتا ہے وہ پانچ
قسمین جنکا اعتبار نہین ہے یہ ہین اوّل یہ کہ بعد سلام کے شک ہو مثلاً بعد سلام نماز ظہر کے
شک ہوا کہ تین رکعت پر سلام واقع ہوا یا چار رکعت پر ایسے شک کا اعتبار نکرنا چاہیے اور
نماز اُسکی صحیح ہوگی اور اسیطرح اور نماز و نمین بھی دوسرے شک بعد گذرنے وقت کے مثلاً
جب آفتاب نکل آیا یا وقت مغرب داخل ہوا اب شک ہوا کہ نماز صبح یا ظہر و عصر کو پڑھا یا نہین
اور اگر پڑھا تو درست پڑھا ہے یا نہین ایسا شک بھی قابل اعتبار نہین تیسرے شک بعد
گذرنے محل کے مثلاً حمد پڑھتے وقت شک ہوا کہ تکبیرۃ الاحرام کہی یا نہین یا اثناء سورہ مین شک ہوا
کہ حمد پڑھی یا نہین بلکہ اسیطرح جب شک کرے کسی فعل مین بعد داخل ہونیکے دوسرے
فعل مین تو قابل اعتبار نہین چوتھے شک کثیر الشک کا اسکا بھی اعتبار نہین اور کثیر الشک
اوسکو کہتے ہین کہ جسکو عرف مین لوگ کہنے لگین کہ یہ کثیر الشک ہے پانچوین شک امام کا
درصورتیکہ ماموم کو یاد ہو یا شک ماموم کا درصورتیکہ امام کو یاد ہو مثلاً امام تشہد پڑھتا ہے
اور ماموم کو شک ہوا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری اس شک کا اعتبار نہین پس چاہیے
ماموم امام کی متابعت کرے اور اسیطرح امام کو شک ہوا اور ماموم کو یاد ہو تو اسکا بھی

اعتبار نہ کیا جائیگا لیکن وہ آٹھ قسمین کہ مبطل نہین انمین اگرچہ واجب نہین ہے مگر احوط یہ ہے کہ
اونمین بقدر فکر کرے کہ نماز گذار کی ہیئت اور صورت سے نکل جاے اور قبل نکلنے کے
اگر علم یا ظن اسکو کسیطرف کا حاصل ہو جاے تو اوسپر عمل کرے ورنہ باطل قرار دیکر اوسے پھر
تمام فرض مین اول شک عدد رکعات نماز دو رکعتی مین مثل نماز صبح کے یا ظہر و عصر مسافر کے
مگر یہ حکم نماز مستحبی اور نماز احتیاط کا نہین ہے دوسرے شک عدد رکعات نماز سہ رکعتی مین
مثل مغرب کے مثلاً حالت تسبیح پڑھتے مین شک ہوا کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری احتیاط
اسمین یہ ہے کہ غور و فکر کرے اسقدر کہ نماز گذار کی صورت سے خارج ہو جاے اور قبل خروج
اگر علم یا ظن ہو گیا کہ دوسری رکعت ہے تو چاہیے کہ تسبیح سے عدول کرکے حمد و سورہ پڑھے
اور نماز کو تمام کرے اور نماز صحیح ہوگی اور اگر اوسکو علم یا ظن ہوا کہ تیسری رکعت ہے تو تسبیحات
کو تمام پڑھے اور نماز کو تمام کرے اور سلام بجا لاے اور اگر اوسکو شک دونو صورتوں مین باقی
رہا اور کسیطرف علم یا ظن نہ حاصل ہوا خواہ قبل اکمال سجدتین ہو یا بعد اکمال سجدتین تو اوسکی
نماز باطل ہوگی تیسرے شک نماز ہاے چار رکعتی مین اسیطرح کہ اوسمین پہلی رکعت کی بھی شرکت
ہو پس جسجگہ ایسا شک ہوا اور غور کرنے سے زائل نہو بلکہ باقی رہے تو نماز باطل ہے چوتھے شک
نماز ہاے چار رکعتی مین کہ اوسمین دوسری رکعت کے شک کی شرکت ہو اور شک قبل اکمال
سجدتین ہو مثلاً قنوت پڑھنے مین شک ہوا کہ دوسری رکعت ہے یا چوتھی پس اگر علم یا ظن کسی
امر کا نہو تو نماز باطل ہے خواہ شک رکوع مین ہو یا بعد رکوع کے قیام مین ہو یا غیر قیام
مین سجدہ اول مین ہو یا دوم مین اگرچہ ذکر ختم کیا ہو مگر ابھی سر نہ اوٹھایا ہو پانچوین شک
درمیان چار اور پانچ کے خواہ قبل اکمال سجدتین ہو یا بعد سجدتین قیام مین ہو یا قعود مین ہر حالت مین
بعلاوہ شک نماز باطل ہے چھٹے شک تیسری اور چوتھی مین جس مقام پر شک واقع ہوا اگر بعد غور کے

علم یا ظن کسی امر کا حاصل نہو تو نماز باطل ہوگی ساتوین شک درمیان چوتھی اور چھٹی رکعت کے ہر
کہ ہر صورتین نماز باطل ہے آٹھوین شک کا یقین ہو اور عدد مین شک ہو مثلاً شک کا ہو یقین کیسا ہو
مگر یہ نہین جانتا کہ پہلی رکعت ہی یا دوسری یا تیسری یا چوتھی پس علے الاحوط چاہئے کہ فکر کرے
اگر علم یا ظن کسی امر کا حاصل ہو تو بنا بر اوسکے عمل کرے اور اگر شک باقی ہے تو نماز باطل ہوگی
قسم سوم بیان مین ان شکیات کے جو نماز کو باطل نہین کرتے ہین اور نماز اوسمین صحیح رہتی ہے
اوسکی آٹھ قسمین ہین اول شک درمیان دوسری اور تیسری رکعت کے بعد اکمال سجدتین
چاہئے کہ بقدر مسمیٰ فکر کرے اوسوقت اگر علم یا ظن کسی امر کا حاصل ہو گیا تو نماز تمام کرے اور اگر
نہین تو اوسکی بنا تین پر کرکے ایک رکعت اور پڑھے کہ چار رکعت مل کے ہوجاوے پھر بعد
بجالانے سلام کے بغیر کسی منافی نماز کے اوٹھ کھڑا ہو اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر
یا دو رکعت بیٹھ کر بجالاوے نماز اوسکی صحیح ہوگی دوسرے شک ہو کہ دوسری رکعت ہے
یا تیسری یا چوتھی مگر یہ شک بعد اکمال سجدتین ہو پس اوسکی بنا چار پر کرکے نماز تمام کرے
اور بعد سلام کے دو رکعت نماز کھڑے ہوکر اور دو رکعت بیٹھکر بجالاوے تیسرے شک ہو دو اور
چار مین بعد اکمال سجدتین پس بنا چار پر کرکے نماز تمام کرے اور بعد سلام دو رکعت نماز
کھڑے ہوکر بجالاوے چوتھے شک میان تیسری اور چوتھی رکعت کے اگرچہ قبل اکمال سجدتین
ہو پس بنا اوسکی چار پر کرکے نماز کو تمام کرے اور بعد سلام ایک رکعت کھڑے ہوکر یا دو رکعت
بیٹھ کر بجالاوے لیکن افضل یہ ہے کہ دو رکعت بیٹھ کر بجالاوے پانچوین شک چوتھی اور
پانچوین مین بعد اکمال سجدتین بنا چار پر کرے اور نماز کو تمام کرے بعد اوسکے دو سجدہ سہو
بجالاوے لیکن اگر شک حالت قیام مین ہو تو چاہئے کہ فوراً بیٹھ جاوے پس اوسوقت یہ شک
راجع ہوگا تیسری اور چوتھی رکعت کے شک کیطرف پس اوسکی بنا چار پر کرے

اور نماز کو تمام کرے بعد اوسکے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر یا دو رکعت بیٹھکر بجالاے
بعد اوسکے دو سجدہ سہو احتیاطاً بوجہ قیام بیجا بجالاے اور اگر شک اثناے رکوع مین یا بعد
رکوع قبل سجدہ اولی یا سجدہ اولی مین یا درمیان سجدتین یا قبل سر اوٹھانیکے سجدہ دوم
اور بعد ذکر کے ہو پس ان سب صورتون مین ظاہر یہ ہے کہ نماز صحیح ہوگی اور نماز کا تمام کرنا لازم
ہوگا لیکن بعد فراغ نماز اعادہ اوس نماز کا خالی از وجہ نہین ہے مگر صورت اخیرہ مین اگرچہ چاہیے
کہ احتیاطاً اعادہ کرے مگر اوسمین بھی ترک نکرے چھٹے شک ہو درمیان تیسری اور پانچوین رکعت کے
حالت قیام مین پس چاہیے کہ بیٹھ جاے اور اوسکی بنا چار پر کرے اور نماز کو تمام کرے بعد اوسکے
دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکر پڑھے اور اس مقام پر احوط ہے کہ دو سجدہ سہو بجالاے بوجہ
قیام بیجا کے اور اولی اور احوط یہ ہے کہ اعادہ نماز بھی کرے اور اسیطرح صورت بعد کی
صورت مین بھی ساتوین شک ہو درمیان تیسری اور چوتھی اور پانچوین رکعت کے حالت قیام مین
پس چاہیے کہ بیٹھ جاے اور چار پر بنا کرے نماز کو تمام کرے بعد اوسکے دو رکعت نماز احتیاط
کھڑے ہوکر اور دو رکعت بیٹھکر بجالاے اور دو رکعت نماز احتیاط اول پڑھے بعد اوسکے دو
رکعت بیٹھکر پڑھے اور دو سجدہ سہو بھی بسبب قیام بیجا کے احتیاطاً بجالاے آٹھوین شک
درمیان پانچوین اور چھٹی رکعت کے حالت قیام مین پس اگر شک باقی ہے تو بیٹھ جاے
اور بنا نماز کی چار پر کرکے نماز کو تمام کرے بعد اوسکے دو سجدہ سہو واجب بسبب شک کے
اور دو سجدہ احتیاطاً بسبب قیام بیجا کے بجالاے س احکام نماز احتیاط کے بیان فرمانے
ح جاننا چاہیے کہ نماز احتیاط واجب ہے اور کیفیت اوسکی یہ ہے کہ جب نماز تمام کرے
تو قبل بجالانے منافیات نماز کے کھڑا ہوکر دلمین نیت نماز احتیاط کی قربۃً الی اللہ کرے اور
تکبیرۃ الاحرام کہے بعد اوسکے فقط سورہ حمد آہستہ پڑھے اور رکوع مین جاکر ذکر رکوع کرے

بعد اوسکے سجدے مین جائے جب دو نو سجدونسے فارغ ہو تو اگر ایک رکعت نماز احتیاط پڑھنی ہے تو بعد سر اوٹھانیکے سجدونسے تشہد اور سلام پڑھ کے ختم کرے اور اگر دو رکعت نماز احتیاط پڑھنی ہی تو پھر کھڑا ہوکر فقط سورہ حمد پڑھے اور قنوت اور دیگر سورے کے پڑھنے کی ضرورت نہین اور باقی کیفیت اوسکی مثل نماز کے ہے۔ س اگر کسی شخص نے سہواً کسی چیز کو نماز مین کم یا زیادہ کیا بعد اوسکے یاد آے اوسکا کیا حکم ہے ج سہواً اگر رکن کم ہوا ہے اور دوسرے رکن مین داخل نہین ہوا ہے پھر متروک کو بجا لاے نماز صحیح ہوگی اور اگر دوسرے رکن مین داخل ہوگیا ہے تو نماز باطل ہے لیکن اگر قبل از سجدہ دوم مثلاً یاد آئے کہ رکوع نہین کیا ہے تو چاہیے کہ اوٹھ کر رکوع کرے اور بعد رکوع مابعد کو بجا لائے۔ بہتر اعادہ نماز ہے اور یہی حکم بطلان زیادتی کا بھی ہے مطلقاً اور اگر غیر رکن کی کمی ہوئی ہے پس اگر اسکا محل باقی ہے تو پھر اوسکو اور اوسکے مابعد کو بجا لانے نماز اوسکی صحیح ہوگی اور اگر محل سے تجاوز کر گیا ہے تو کوئی ضرر نہین ہے البتہ دو سجدہ سہو ہر فرد زیادہ کے لئے وجوباً بجا لاے س کس کس مقام مین سجدہ سہو واجب ہے ج چھ مقام مین اول ہر زیادتی اور کمی کیلئے سجدہ سہو واجب ہے دوسرے کلام بیجا اسطرح کہ نماز مین تکلم کیا سہواً یا یہ گمان کرے کہ نماز تمام کرچکا ہے اوسوقت دو سجدہ سہو واجب ہین تیسرے سلام بیجا مثل نماز مغرب یا عشا کی رکعت دوم مین تشہد کیلئے بیٹھا اور تشہد پڑھکر اس خیال مین کہ نماز تمام ہوئی بھولکر سلام بجا لایا ہے اس خیال کے غلط سلام ادا کیا بعد اوسکے خیال ہوا کہ سلام بیجا پڑھا پس اگر کوئی منافی نماز عمداً یا سہواً اُس سے صادر نہین ہوا تو اوٹھکر باقی رکعات کو بجا لاے اور بعد نماز کے بسبب سلام بیجا کے دو سجدہ سہو بجا لائے چوتھے تشہد کا فراموش کرنا یعنی دوسری رکعت مین جو تشہد پڑھنا چاہیئے تھا اوسے بھولکر اوٹھ کھڑا ہوا اور تسبیح

اربعہ یا حمد پڑھنے لگا اور اوسکو یاد نہ آیا تا آنکہ رکوع مین داخل ہوا اوسوقت خیال ہوا کہ
تشہد بھول گیا ہے پس چاہیئے کہ نماز اوسیطرح تمام کرے بعد اوسکے اولا تشہد کی قضا
کرے بعد اوسکے دو سجدہ سہو وجوبا بجالاے پانچوین سجدہ کا فراموش کرنا مثلاً ایک
سجدہ کیا اور دوسرے کو بھول گیا اور بعد سجدہ اول او کے مشغول بقرات چوبیلا
اوسکو سجدہ دوم کے بھولنے کا خیال ہنوا پھر جب رکوع مین گیا اوسوقت خیال ہوا
کہ سجدہ دوم رہ گیا پس اوسوقت نماز کو اوسی طرح تمام کرے بعد نماز اولا سجدہ کی قضا
کرے بعد اوسکے دو سجدہ سہو وجوبا بجالاے چھٹے شک ہونا بعد اکمال سجدتین
چوتھی اور پانچوین رکعت مین چاہیئے کہ بعد سلام کے دو سجدہ سہو وجوبا بجالاے
مس قیام بیجا او بھول اللہ بیجا اور تسبیحات اربعہ بیجا بلکہ ہر زیادتی وکمی کے سبب سے
سجدہ سہو احتیاطا بجالاسکتا یا نہین ج ہر زیادتی وکمی مین علی الاقوے
دو سجدہ سہو بجالانا واجب ہے مس سجدہ سہو کرنا اگر بعد نماز کے
بھول جاے تو کیا تکلیف ہے ج جسوقت یاد آے بجالاے
اور اگر نماز مین یاد آئے تو بعد نماز بجالاے اور اگر وضو باطل ہو گیا ہو
تو احتیاطاً وضو کرے اور بجالاے مس کیفیت دو سجدہ سہو کی بیان
فرمائے ج دونون سجدہ سہو اسطرح بجالاے کہ اولا نیت کرے کہ سجدہ
سہو کرتا ہون بسبب زیادتی یا کمی فی الصلوۃ کے جسطرح واقع ہوا ہو قربۃ الی اللہ
اور احوط یہ ہے کہ قصد وجوب زیادہ کرے بعد اوس کے سجدہ مین جاے
اور پڑھے بسم اللہ وباللہ وصلے اللہ علے محمد وال محمد بعد اوسکے
سر سجدہ سے اوٹھائے اور بیٹھ کر پھر سجدہ مین جاے اور دعاے مذکور کو پڑھے

بعد اوسکے سہو کے تشہد مثل نماز کے پڑہے بعد اوسکے ایک سلام مثل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے پڑہے اور فقط السلام علیکم پر اکتفا کرنا اور رحمۃ اللہ وبرکاتہ کو ترک کرنا بھی جایز ہے

س منافیات نماز ارشاد فرمائے ج بارہ چیزین منافی نماز ہین اول حدث مثل بول وغایط وریح وخواب وغیرہ کے خواہ عمداً خواہ سہواً اگر درمیان نماز کے واقع ہو تو نماز اور وضو دونون کو باطل کرتا ہے دوسرے تکفیر ہے یعنے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا حالت نماز مین یعنی ہاتھ باندھکر نماز پڑھنا خواہ عمداً ہو خواہ سہواً مگر تقیہ مین مضائقہ نہین ہے تیسرے استدبار ہے یعنے قبلے سے منحرف ہونا خواہ پشت بقبلہ ہونا خواہ داہنی بائین طرف مڑجانا تمام بدن سے عمداً ہو یا سہواً بلکہ اگر فقط منھ کو منحرف کرے جب بھی نماز باطل ہوگی لیکن اگر بدن سہو سے یا کسیکے جبر سے درمیان داہنی اور بائین طرف کے مڑجائے تو نماز باطل نہوگی چوتھے نماز مین عمداً کلام کرنا مثلاً کہے اخ یا واے یا اف پانچوین قہقہہ یعنے عمداً ہنسنا خواہ باواز ہو خواہ بغیر اواز کے اگرچہ ہنسی کو اسطرح دلمین ضبط کیا ہو کہ چہرہ پر تغیر ہوجاے مثلاً چہرہ زرد ہوجاے اور یہی حکم ہے اگر بے اختیار ہنسی چلے البتہ اگر سہو سے ہو تو ضرر نہین چھٹے عمداً گریہ کرنا نماز مین یا بے اختیار رو پڑنا امور دنیا کیلئے لیکن اگر خوف خدا سے ہو یا شوق جنت مین پس مضائقہ نہین ہے اور گریہ مصائب سید الشہدا و سایر ائمہ علیہم السلام پر با اختیار ہو یا بے اختیار محل اشکال ہے ساتوین ماحی صلوۃ ہے یعنی اون افعال کا بجالانا کہ صورت مصلے کی اس سبب سے نکلجاے عمداً ہو یا سہواً آٹھوین عمداً کوئی چیز نماز مین کھانا نوین پانی یا شربت نماز مین پینا لیکن اگر اکل و شرب فعل کثیر نہو مبطل نماز نہونا مشکل ہے دسوین آمین کہنا ماموم کا بعد کلمہ ولا الضالین کہنے امام کے بلکہ امام و منفرد کا حکم بھی یہی ہے البتہ تقیہ مین کوئی ہرج نہین ہے گیارھوین نماز مین کسی چیز کا زیادہ یا کم کرنا عمداً یا سہواً مبطل نماز ہے اگر وہ شے رکن ہو

اور اگر غیر رکن ہے تو سہو میں کوئی مضائقہ نہیں بارھویں شک اعداد رکعات میں یعنے
شک ان آٹھوں صورتوں مذکورہ میں جنمیں نماز باطل ہو جاتی ہے جو کہ شکیات میں مذکور ہوئیں
بس نماز آیات کی کیفیت بیان فرماتے ہیں ج نماز آیات دو رکعت ہے دس رکوع کے
ساتھ خواہ سورج گہن ہو یا چاند گہن ہو یا زلزلہ ہو یا اور کوئی آیت منجملہ آیات ہو اور اسکی
ترکیب یہ ہے کہ اولا نیت کرے کہ نماز آیات پڑھتا ہوں قربۃ الی اللہ بعد اسکے تکبیر کہکر حمد و سورہ پڑھے اور بعد اسکے
رکوع میں جائے اور ذکر رکوع کرکے دوبارہ کھڑا ہو بعد اسکے پھر حمد و سورہ پڑھے اور قنوت پڑھنا مستحب ہے بعد اسکے دوسرا
رکوع کرے اور ذکر رکوع بجا لائے پھر رکوع سے سیدھا کھڑا ہو اور حمد و سورہ پڑھکر تیسری مرتبہ رکوع میں جائے اور بعد اسکے
پھر سیدھا کھڑا ہو اور حمد و سورہ پڑھکر قنوت مستحبی کو پڑھکر چوتھی مرتبہ پھر رکوع میں جائے اور ذکر کرے
بعد اسکے پھر سیدھا کھڑا ہو اور حمد و سورہ پڑھے اور پانچویں مرتبہ رکوع میں جائے اور بعد
ذکر کے سیدھا کھڑا ہو اور سمع اللہ لمن حمدہ کو بنا بر استحباب کہکر سجدہ میں جائے پس بعد
سجدتین پھر دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہو اور حمد و سورہ پڑھے بعد اسکے قنوت پڑھے
بعد اسکے رکوع میں جائے اور ذکر رکوع کرکے سیدھا کھڑا ہوکر پھر حمد و سورہ پڑھے بعد اسکے
دوسری مرتبہ رکوع میں جائے اور بعد ذکر پھر سیدھا کھڑا ہو اور حمد و سورہ پڑھے بعد اسکے
قنوت مستحبی پڑھکر تیسری مرتبہ رکوع میں جائے اور ذکر کرے پھر سیدھا کھڑا ہو اور حمد و سورہ
پڑھے بعد اسکے چوتھی مرتبہ رکوع میں جائے اور ذکر کرکے پھر سیدھا کھڑا ہو اور حمد و سورہ
پڑھے بعد اسکے قنوت پڑھے اور پانچویں مرتبہ رکوع میں جائے پھر سیدھا کھڑا ہوکر سمع اللہ
لمن حمدہ جو مستحب ہے کہکر سجدہ میں جائے بعد سجدتین کے مثل اور نمازوں کے تشہد و سلام پڑھکر
ختم کرے یہ ایک طریقہ تھا نماز کا اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ رکعت اول میں پہلے سورہ حمد
پڑھے بعد اسکے کسی ایک سورہ کے پانچ حصہ کرکے ہر رکعت میں ایک ایک حصہ پڑھے

مثلاً رکعت اول مین بعد حمد بسم اللہ الرحمن الرحیم بقصد سورہ قل ہو اللہ پڑہے بعد اوسکے
رکوع مین جاے اور ذکر کرکے سیدہا کہڑا ہو فقط قل ہو اللہ احد پڑہے بعد اوسکے رکوع مین جاے
اور ذکر کرکے بعد سیدہا کہڑا ہوکر فقط اللہ الصمد پڑہے بعدہ رکوع مین جاے اور ذکر کرکے
سیدہا کہڑا ہوکر فقط لم یلد ولم یولد پڑہے بعدہ رکوع مین جاے اور ذکر کرکے سیدہا کہڑا ہوکر
فقط ولم یکن لہ کفوا احد پڑہکر ذکر رکوع بجالاے بعدہ سیدہا کہڑا ہوکر سجدہ مین جاکر
دونون سجدے بجالاے پہر دوسری رکعت کے لئے سیدہا کہڑا ہو اور حمد پڑہے بعد اوسکے پہر سورہ کو
پانچ حصہ کرکے ہر ٹکڑے کو پڑہ پڑہکے پانچون رکوع مثل رکعت اول بجالاے اور تشہد وسلام
اوسمین مثل اور نمازونکے ہے پس تشہد وسلام مثل اور نمازونکے پڑہکر نماز کو ختم کرے **ترجمہ**
اذان واقامت بیان فرمانے ج اللہ اکبر یعنے خدا بزرگ ہے اس سے کہ اوسکا وصف
کیا جاے اشہد ان لا الہ الا اللہ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ سواے خداے یکتاے لاشریک کے
کوئی دوسرا خدا قابل پرستش نہین ہے اشہد ان محمد رسول اللہ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ خدا کے بہیجے ہوے اور رسول ہین اشہد ان امیر المومنین علیاً
ولی اللہ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ امیر اور آقاے مومنین یعنی جناب علی ابن ابیطالب علیہ
السلام ولی خدا ہین اور وکیل اوسکے ہین مخلوق پر اور یہ کلمہ اذان اور اقامت کا جزو نہین ہے
فقط تیمناً وتبرکاً کہنا چاہیے حی علی الصلوۃ یعنے آو نماز کے لئے حی علی الفلاح یعنی جلدی کرو
رستگاری کے لئے حی علی خیر العمل یعنے جلدی کرو بہترین اعمال کیلئے کہ وہ نماز ہے قد قامت الصلوۃ
یعنی بتحقیق نماز قائم ہوئی لا الہ الا اللہ یعنی قابل پرستش سواے خداوند یکتا کوئی دوسرا نہین ہے
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی مین اپنے خدا سے پناہ مانگتا ہون شر شیطان سے
اسلئے کہ شیطان درگاہ خدا سے نکالا ہوا ہے **ترجمہ سورہ حمد کا بیان فرمانے**

ح بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی مین اوس خداوند عالم کے نام سے شروع کرتا ہون جو دنیا مین
مومن و کافر سب پر رحم کرتا ہی اور آخرت مین مومن پر فقط الحمد للہ رب العالمین یعنے
حمد و ثنا اوس خدا کیواسطے خاص ہے جو جمیع موجودات کا ترتیب و پرورش کرنیوالا ہے
الرحمن الرحیم یعنے رحم کنندہ ہے دنیا مین مومن و کافر دونون پر اور آخرت مین فقط مومن پر
مالک یوم الدین یعنے وہ بادشاہ اور صاحب اختیار ہے روز قیامت کا ایاک نعبد
و ایاک نستعین یعنے مین فقط تیری عبادت کرتا ہون اور تجھ ہی سے مدد چاہتا ہون اھدنا
الصراط المستقیم یعنے مجکو ہدایت کر راہ راست دین اسلام کی صراط الذین انعمت علیہم غیر
المغضوب علیہم و لا الضالین یعنے اون لوگونکی راہ جن پر تونے نعمت دی ہی کہ وہ پیغمبر اور انکے
اوصیا ہین نہ راہ اون لوگونکی جن پر تو نے غضب نازل کیا ہی اور نہ راہ گمراہونکی
پس ترجمہ سورہ قل ہو اللہ احد کا بیان فرماتے ح بسم اللہ الرحمن الرحیم قل ہو اللہ
احد یعنے اے محمد کہو کہ وہ خدا ایسا ہے یکتا ہے اللہ الصمد یعنے خداوند عالم مستغنی اور بے نیاز ہے
جمیع مخلوقات سے لم یلد یعنے اوسکے کوئی اولاد نہین ہے ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد یعنی خود ایسکی
اولاد نہین ہے اور اُسکے لئے کوئی کفو اور مثل نہین ہے پس ترجمہ ذکر رکوع اور سجود اور
تسبیحات اربعہ اور کلمات فرج اور تشہد اور سلام کا ارشاد فرماتے ح سبحان ربی العظیم
و بحمدہ یعنے ہمارا پروردگار پاک و منزہ ہے جمیع معایب سے اور بزرگتر ہے جمیع مخلوقات سے
اور مین اوسکی حمد و ثنا مین مشغول ہون سمع اللہ لمن حمدہ یعنے جو شخص حمد و ثنای خدا کرتا ہی
اللہ تعالے نے سن لیا اوسکی حمد و ثنا کو سبحان ربی الاعلی و بحمدہ یعنے پروردگار میرا جو بلند تر ہے
ہر شی سے پاک و منزہ ہے جمیع معائب سے اور مین اوسکی حمد و ثنا مین مشغول ہون استغفر اللہ
ربی و اتوب الیہ یعنے مین طلب مغفرت کرتا ہون خداوند وحدہ لاشریک سے جو میرا پروردگار

کنندہ ہے اور مین دستگیری طرف باز گشت کرتا ہون بحول اللہ وقوتہ واقوم واقعد یعنی خدا ہی کی قوت
اور مدد سے مین اوٹھتا بیٹھتا ہون قنوت مین یہ دعا پڑھے لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم یعنے
کوئی خدا قابل پرستش بجز خدائے یکتا ولاشریک کے نہین ہے اور وہ یہ صفات رکھتا ہے
کہ صاحب حلم وکرم ہے لا الہ الا اللہ العلی العظیم یعنے کوئی خدا قابل پرستش نہین ہے بجز خدائے
یکتا و بے ہمتا کے جو بلند مرتبہ ہے سبحان اللہ رب السموات السبع یعنے وہ خدا پاک و منزہ ہے
جو یہ صفت رکھتا ہے کہ پروردگار ہے ساتون آسمان کا ورب الارضین السبع اور یہ
صفت رکھتا ہے کہ پروردگار ہے ساتون زمینون کا ومافیھن وما بینھن ورب العرش العظیم
یعنے پروردگار ہے ہر چیز کا جو آسمانون و زمینون میں ہے اور جو کہ ان دونون کے درمیان ہے
اور پروردگار ہے عرش بزرگ کا والحمد للہ رب العالمین یعنے حمد مخصوص ہے
خدا کے لئے ہے جو پرورش کنندہ جمیع مخلوقات کا ہے اللھم اغفرلنا وارحمنا واعافنا واعف
عنا فی الدنیا والاخرۃ یعنے اے خداوند عالم ہمکو بخشدے اور ہمپر رحم کر اور عفو کر ہمسے دنیا
و آخرت مین یعنے محشور کر ہمکو پیغمبرون اور اونکی ذریت طاہرین کے ساتھ برحمتک یا ارحم الراحمین یعنے
اپنے فضل اور رحم سے اے زیادہ رحم کرنیوالے جمیع رحم کنندگان سے وصل اللہ علی محمد
و آلہ اجمعین یعنے بھیج درود اپنی رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر سبحان اللہ والحمد للہ
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یعنے خداوند عالم پاک و منزہ ہے اور جمیع محامد اوسکے لئے مختص ہین
اور کوئی قابل پرستش بجز خدائے یکتا و بے ہمتا کے نہین ہے اور وہ بزرگ ہے اس سے کہ اوسکا
وصف بیان مین آئے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ یعنے مین گواہی دیتا ہون
اس امر کی کہ کوئی خدا قابل پرستش بجز خدائے یکتا و بے ہمتا کے نہین ہے جو یہ صفت رکھتا ہے
کہ یگانہ ہے اور اپنا کوئی شریک نہین رکھتا واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ یعنے مین اس

امر کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ بندہ فرمان بردار ہین خدا کے اور خدا کے بھیجے ہوئے ہین
اور پیغمبر ہین اللہم صل علی محمد و آل محمد یعنے الٰہی پے در پے اپنی رحمت نازل کر محمد و آل
محمد پر اور مراد آل محمد سے حضرت فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا اور دوازدہ امام علیہم السلام
ہین وتقبل شفاعتہ فی امتہ وارفع درجتہ یعنی قبول فرما تو شفاعت کو جناب محمد مصطفےٰ صلی
اللہ علیہ و آلہ کی حق مین امت کے اور انکے درجہ اور منزلت کو بلند کر اپنے نزدیک السلام علیک
ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ یعنی اے حضرت رسالت مآب آپ پر سلام اور رحمت و برکات
خدا نازل ہوں السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین یعنے خداوند عالم کیطرف سے ہماری نفسون پر
سلام ہووے اور ان بندگان خدا پر جو صالح اور نیک ہین السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
یعنی اے گروہ مومنین جن و انس خدا کیطرف سے تمپر سلام اور رحمت و برکت ہوا اور تمام
بندگان خدا پر بس مبطلات روزہ کے چیزین ہین جو دس چیزین ہین اول دوم عمداً
کھانا و پینا خواہ ماکول و مشروب معتاد ہو یا نہو ہان اگر سہواً کھالے تو کوئی ضرر نہین سوم جماع زنا
اور یہ مبطل صوم بھی ہے اور موجب قضا و کفارہ بھی ہے خواہ قبل مین ہو یا دبر مین فاعل ہو یا مفعول
اگرچہ مفعول امرد ہو پس بمجرد غائب ہونے حشفہ کے خواہ منی باہر آئے یا نہین روزہ باطل اور قضا
و کفارہ واجب ہوگا اور یہی حکم ہے حیوانات کے ساتھ وطی کرنیکا چہارم جھوٹ لگانا خدا
و رسول و ائمہ معصومین علیہم السلام پر اور اسیطرح علی الاحوط جمیع انبیا و اوصیا
علیہم السلام پر اور احوط الحاق جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام بھی ہے پس یہ بھی جب مبطل صوم اور باعث
قضا و کفارہ ہے پانچوین عمداً پانی مین سر ڈبونا مبطل روزہ اور موجب قضا و کفارہ ہے لیکن
بھولے سے مضر نہین ہے چھٹے پہونچنا غبار کا حلق مین اور حد اوسکی مخرج ہے خاء منقوطہ کا
اور یہی موجب قضا و کفارہ ہے خواہ غبار حلال چیز کا ہو مثل آٹے وغیرہ کے یا حرام کا مثل خاک وغیرہ کے

ساتوین قے کرنا اور یہ بھی اگر عمداً ہو موجب قضا ہے اور اگر بے اختیاری مین آجاے کوئی ضرر نہین
بہر حال اسمین کفارہ نہین آٹھوین استمنا یعنے منی کا خواہ ہاتھ کے ملنے سے یا کسی اور طریق سے
نکالنا کہ یہ بھی مبطل صوم اور موجب قضا و کفارہ ہے نوین احتقان بما یعنی ترچیزون سے
بغیر ضرورت عمل لینا مثل آب خالص یا آب برگ کاسنی وغیرہ کے اور یہ حرام بھی ہے اور مبطل صوم و موجب
قضا و کفارہ بھی ہے مگر شیاف نمک یا صابون کا مکروہ ہے اور احوط ترک ہے دسوین صبح تک
عمداً اجنابت پر باقی رہنا خواہ جنابت احتلام سے ہوئی ہو یا دوسرے سبب سے خواہ وہ سبب
حرام ہو خواہ حلال کہ یہ حرام اور مفسد صوم و موجب کفارہ و قضا ہے س کلی کرنا وضو کے
واسطے اگرچہ غیر وضو کے لئے ہو جائز ہے یا نہین ج ہان اگرچہ محض خنکی کے لئے بھی ہو تو
بھی جائز ہے اور غیر وضو مین ترک افضل ہے اور مستحب بعد کلی کرنیکے تین مرتبہ تھوک ڈالنا
س روزہ دار کے لئے مسواک کرنا جائز ہے یا نہین ج جائز ہے لیکن جبتک مسواک
کرتا ہے اوسکو منہ سے نہ نکالے اور اگر نکالے تو اوسکا پانی نچوڑ دے حلق سے نہ اوتارے
س انگوٹھے کا چوسنا اور جانور یا اور بچے کے لئے دانہ چبانا اور نمک چکھنا اور جو ہو
مثل اسکے ہون اونکا کیا حکم ہے ج موجب بطلان صوم نہین جبتک کہ عمداً اونمین سے
کوئی چیز حلق سے نہ اوتارے یعنی اشیاء مذکورہ کو منہ سے بعد چبانے یا چکھنے کے دور
کر دینا چاہئے س سرمہ یا دوا آنکھ مین لگانیکا کیا حکم ہے ج روزہ دار کے
لئے مضر نہین ہے البتہ سرمہ مکروہ ہے اور اگر ذائقہ اوسکا حلق تک پہونچے تو احوط ترک ہے
س روزہ کی نیت مین قربۃ الی اللہ کا قصد کرنا کافی ہے یا نہین ج کافی ہے
س شروع مہینہ مین یعنے یکم ماہ رمضان کو یا وسط ماہ مین تمام مہینہ کی نیت کرنا
جائز ہے یا نہین ج ہان جائز ہے اور احوط یہ ہے کہ ہر شب مین علحدہ نیت کرے

س وہ مبطلات صوم جو فقط موجب قضا ہیں اور بجا لانا اونکا حرام نہیں ہے کے ہیں ج تین چیزیں
ہیں اول جبتک طلوع صبح کا یقین نہو مفطر چیزوں کا عمل میں لانا اگرچہ جائز ہے لیکن اگر باوجود
قدرت یا عدم قدرت بغیر تفحص کے مفطرات کو عمل میں لایا ہو اور بعد کو معلوم ہوا ہو کہ اوس وقت
صبح تھی تو قضا بغیر کفارہ کے واجب بلکہ اگر تفحص کرنے سے بقاء شب کا اطمینان بھی حاصل
ہوا ہو تو بھی احوط قضا ہی دوسرے جبکہ کوئی خبر دے کہ ابھی رات باقی ہے اوسکے قول پر مثلاً
اعتماد و وثوق کرکے اور گمان بہم پہونچا کر کچھ کھا پی لیا اور پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو گئی تھی ایمین
بھی قضا واجب نہ کفارہ ہاں اگر علم بقائے شب کا حاصل ہو گیا تھا تو قضا لازم نہیں ہے اور اگر
اوس نے خود تحقیق کی ہو اور علم مذکور حاصل نہوا ہو تو اسصورت میں قضا احوط ہی تیسرے اگر کوئی
خبر دے کہ صبح ہو گئی اور اس گمان سے کہ ہنسی کرتا ہے یا جھوٹ کہتا ہے کچھ کھا لے اور پھر
معلوم ہو کہ فی الواقع صبح ہو گئی تھی تو قضا لازم ہوگی نہ کفارہ س روزہ ماہ رمضان یا نذر
معین کے توڑ ڈالنے یا نہ رکھنے کا کفارہ بیان فرمائیے ج کفارہ تین طرح پر ہے اول ایک بندہ آزاد کرنا
دوسرے دو مہینے پے در پے روزہ رکھنا تیسرے ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا جب کسی فعل
حلال سے افطار کرے تو ایک انمیں سے واجب ہوگا اور اگر فعل حرام سے افطار کیا ہو مثل زنا کے یا شراب
یا مال حرام کھانیکے تینوں کفارے واجب ہیں جسکو چاہے اول ادا کرے اور جسکو چاہے موخر کرے س
ماہ رمضان میں اگر کوئی مرد صائم اپنی زوجہ روزہ دار سے جبر جماع کرے تو کیا حکم ہے ج اسصورت میں
اگر عورت راضی نہ ہوئی تھی تو دو کفارہ مرد پر واجب ہے اور اگر عورت نے بھی مرد کی اطاعت
کی ہو تو ایک ایک کفارہ ہر ایک پر واجب ہے س اگر کوئی شخص رمضان میں حلال
سمجھ کر افطار کرے تو مرتد ہوگا یا نہیں ج اگر حلال سمجھکر افطار کیا ہو تو مرتد ہے اور اگر حلال
نہ سمجھے اور افطار کرے تو فاسق ہے مگر اوسکی تعزیر حاکم شرع پر لازم ہے س

فطرہ ماہ رمضان کا فقیر اور امیر سب پر واجب ہے یا نہیں ج امیر پر واجب ہے نہ فقیر پر س فقیر کسکو کہتے ہین ج جو بالفعل یا بالقوۃ ایک سال کے معاش کی طاقت نہ رکھتا ہو س فطرہ مکلف پر فقط اپنا واجب ہے یا عیال کا بھی واجب ہے ج اپنا فطرہ بھی اور عیال کا بھی واجب ہے خواہ وہ واجب النفقہ ہو یا نہو بالغ ہو یا نہو عاقل ہو یا نہو بندہ ہو یا آزاد مسلمان ہو یا کافر اور اسی طرح مہمان کا فطرہ بھی واجب ہے مگر جب اوسپر عیال ہونا صادق آئے س فطرہ کے واجب ہونیکا کون وقت ہے یعنی شب عید مین قبل غروب واجب ہوتا ہے یا بعد غروب ج وقت غروب فطرہ واجب ہوتا ہے مگر ہان اگر شب عید کو بعد غروب کوئی مہمان بلانیسے یا بغیر بلائے ہوے آئے یا کوئی لڑکا پیدا ہو تو فطرہ اوسکا واجب نہین ہے بخلاف اسکے کہ اگر قبل غروب ایسا ہو تو اوسکا فطرہ واجب ہو جائیگا س فطرہ کس جنس سے ہونا چاہئے ج جنس فطرہ کی جسکو انسان زیادہ کھاتے ہین اوسمین منحصر ہے مثل گندم و جو و خرما و انگور و شیر اور ماش و چنے اور مسور وغیرہ کے مگر جو اور گندم اور انگور اور خرما بہتر ہے س زکوۃ فطرہ کی کیا مقدار ہے ج ہر شخص کیلئے ایک صاع واجب ہے اور صاع چھسو چودہ مثقال صیرفی کا ہوتا ہے اور صاع انگین تبریزی سے چھبیس مثقال و تین ربع مثقال کم ہوتا ہے اور اگر ایک حقہ بخت دیوے تو بہتر ہوگا بلکہ کچھ زیادہ دے اور زیادتی کو قربۃ الی اللہ تصدق مین حساب کرے س نماز عید فطر و عید قربان واجب ہے یا نہین ج امام یا نائب خاص امام کے زمانہ مین واجب ہے اور اس زمانہ مین مستحب ہے س نماز جمعہ واجب عینی ہے یا واجب تخیری ج واجب تخیری ہے اس معنی سے کہ اگر جمعہ پڑھیگا تو اوسی وقت ظہر ساقط ہو جائیگی مگر بہتر یہ ہے کہ دونوں کو قربۃ الی اللہ پڑھے س کن چیزونمین زکوۃ واجب ہے ج نو چیزونمین پہلے سونا دوسرے چاندی اور ان دونو کا سکہ معاملہ کیا جاتا ہو جیسے اشرفی و روپیہ تیسرے اونٹ چوتھے گائے پانچوین بکری چھٹے

اونٹ پانچوین گائے چھٹے گندم ساتوین جو آٹھوین انگور نوین خرما اونکی زکوة کے واجب
ہونیمین بقدر نصاب ہونا شرط ہے اونٹ گاؤ اور گوسفند و شتر وطلا ونقرہ مین یکسال کا گذرنیمین
بارھوان مہینہ داخل ہوجانا شرط ہے س غلونکے نصاب کی حدونکو بیان فرمائے ج
نصاب سب غلونکی ایک ہی ہے اگر اوسمین کچھ بھی کمی رہجائیگی تو زکوة واجب نہوگی اور
اسیطرح اگر نصاب سے کچھ قلیل بھی زاید ہوگا تو اوسکی بھی زکوة لازم ہوگی مقدار نصاب پانچ وسق
ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور وسق ایکسو چالیس من کا بحساب شاہ عباسی تولے کے
ہوتا ہے س جو خرچ کہ دانہ پڑنے سے پہلے ہوتے ہین مثلا اجرت نہر یا زمین کھودنیکی یا
اجرت کارندونکی یا حافظان زراعت کے آیا اسکو خارج کرکے زکوة دین یا بغیر خارج
کئے ہوے ج احوط یہ ہے کہ خارج نکرین س سونے کے نصاب بیان فرمائے ج
پہلے نصاب سونیکے پندرہ مثقال صیرفی ہے جو برابر بیس مثقال شرعی کے ہے اور دوسرے
نصاب تین مثقال صیرفی ہے جو برابر چار مثقال شرعی کے ہے س چاندیکے نصاب
بیان فرمائیے ج چاندیکی نصاب اول ایک سو پانچ مثقال صیرفی ہے اور دوسری نصاب
اوسکے اکیس مثقال صیرفی ہے اور ضابطہ کلیہ سونے چاندیکی زکوة کا یہ ہے کہ
جب نصاب بھر ہوجاے تو چالیسوان حصہ اوسکا دیدے اگرچہ اس بنا پر بعض وقت کچھ زیادہ دیدیا جائیگا
س بکریکے نصاب بیان فرمائیے ج بکریکے پانچ نصاب ہین پہلے نصاب چالیس ہے اوسمین
ایک بکری دیجاتی ہے دوسرے نصاب ایکسو اکیس ہے اوسمین دو بکریان دینا چاہیے تیسرے
نصاب دوسو ایک ہے اوسمین تین بکریان دینا چاہیے چوتھے نصاب تین سو ایک ہے اوسمین
چار بکریان دینا چاہیے پانچوین چار سو ہے جہانتک زیادہ ہوتی جاے اوسمین ہر سیکڑے پر
ایک بکری ہے اور درمیان دو نصاب کے جو مقدار ہے اوسمین زکوة نہین ہے اور چاہیے کہ زکوة مین

اگر بکری ہو تو ایکسال اوسکا کامل ہو چکا ہو اور اگر بھیڑ ہو تو تیسرے سال مین داخل ہو چکی ہو
س خمس کتنی چیزون سے متعلق ہوتا ہے ج آٹھ چیزون سے اول وہ مال جو کافر حربی
سے ہاتھ آجائے دوسرے معدن اگرچہ وہ معدن نمک یا گندھک کا ہو تیسرے دفینہ
جو زمین مین ذخیرہ کیا ہوا ہاتھ آئے چوتھے جو چیزین دریا سے غوطہ لگا کر نکالین مثل گوہر
و مرجان کے پانچوین تجارت و زراعت و صناعت اور دیگر اکتسابات کے منافع اور زیادتی
منفعت زراعت و کسب کے جو سال بھر کا خرچ لیکے بچ رہے اگرچہ کم ہو مثل شکار کرنے چوپایکے
اور سقائی اور مزدوری کرنیکے یہانتک کہ عبادات و تعلیم اطفال مین بھی اور صحرا سی لکڑیان
یا پہاڑ سے شہد جمع کرکے لانا یا معماری کرنا یا قاصدی اور دلالی کرنا اور چرخہ کاتنا اور خیاطی کرنا
اور کفش دوزی اور کفن فروشی کرنا اور کھیتی کاٹنا یا جولاہے کا پیشہ یا دھوبیکا کام یا حمامی کرنا
یہانتک کہ کمربند فروخت کرنا اور اسی طرح تمام اقسام کسب چھٹے وہ زمین جو کافر ذمی سے
کوئی مسلمان مول لے ساتوین وہ مال حلال جو مال حرام سے مخلوط ہو جاے اور نہ اوسکی مقدار معلوم ہو
اور نہ اوسکا مالک معلوم ہو س جس مال مین خمس واجب ہے اگر بغیر خمس دئے ہوئے اوس
مال سے کپڑا مول لیکر پہنے تو نماز پڑھنا اوس کپڑے مین صحیح ہے یا نہین ج وہ کپڑا غصبی ہے
نماز باطل ہوگی س جو شے سال بھر کے ذخیرہ سے بچ رہے مثل چانول و روغن
اور قند و چاے و تمباکو اور کوئلا اور لکڑی اور نمک و مرچ وغیرہ کے تو اوسمین خمس
واجب ہے یا نہین ج ہان تمام خرچ سے بچ رہنے کے بعد خمس اوسکا دیگا بشرط اس کے
کہ منافع مکاسب سے ہو اور قبل مین اسکا خمس ہی ندیا ہو س اخراج مصارف مین یا نہ
روی ہر شخص کے حال کے موافق معتبر ہے یا نہین ج ہان معتبر ہے اگر فضول خرچی کریگا
تو اوس پر بھی خمس لگایا جائیگا لیکن اگر تنگی سے خرچ کرے تو اوسکا بھی خمس دینا ہوگا

کپڑے پہنکر نماز پڑھ سکتے ہین یا نہین ج باتات و رابیسیطکے او ر کپڑے دہوئیں نماز کا جواز بعید نہین ہے اگرچہ احوط احتیاط ہے س اگر کوئی شخص نماز مین مشغول ہو اور اوسکو خیال ہو کہ کس نماز کی نیت کی ہے ظہر یا عصر کی پس اس صورت مین کیا کرنا چاہئے ج اس نماز کو نماز ظہر قرار دے س سجدہ مین عضا ی سبعہ کا زمین پر پہونچانا واجب ہے یا نہین ج لازم ہے یہانتک کہ انگشت پا کا بھی پہونچانا واجب ہے س ائمہ طاہرین کے حرم مین اذان و اقامت ساقط ہے یا نہین ج نہین س اگر کسی شخص کے ذمہ کئی غسل ہون مثل غسل جنابت و حیض و مس میت کے او ر غسل کرنیکے وقت یہ نیت کرے کہ غسل کرتا ہون واسطے رفع جمیع احداث کے جو ذمہ میرے ہین کافی ہوگا یا نہین ج کافی ہے س اگر کسی کے ذمہ کئی غسل مستحبی مجتمع ہون مثل غسل زیارت او ر جمعہ کے پس ایک نیت کل اغسال کے واسطے کافی ہے یا نہین ج کافی ہے س غسل جنابت او ر غسل جمعہ ایک نیت سے کرسکتے ہین یا نہین ج اگر اسقدر جانتا ہے کہ غسل جنابت غسل جمعہ کے لئے کافی ہوجاتا ہے بدون نیت تداخل کے صحیح ہوگا س اگر نماز جہریہ مین امام کی اواز ماموم تک نہ پہونچتی ہو یا آواز مین اشتباہ ہو تو ماموم ترک قرارت کرسکتا ہے یا نہین ج اگر امام کی آواز نہ سنے تو چاہئے بنابر احتیاط قرارت کرے لیکن واجب نہین ہے او ر حالت اشتباہ مین چاہئے کہ ماموم قرارت کو ترک کرے س اگر پاؤنکے تلوو نمین میل ہو تو غسل کیواسطے مضر ہے یا نہین ج اگر حائل نہو تو کوئی حرج نہین س اگر دست و پا کے ناخونمین کسیقدر میل ہو تو غسل یا وضو صحیح ہے یا نہین ج اگر ناخن کے نیچے کی جگہ اعضا باطنیہ مین محسوب ہو تو میل کا چھپنا مضر نہوگا س بدنمین جو چکنائی ہوتی ہے خصوصا سر مین بسبب پسینہ کے جو چکنائی ہوتی ہے غسل و وضو کے لئے مضر ہے یا نہین ج کچھ مضر نہین ہے س شبہ غیر محصورہ سے کیا مراد ہے

اگر بکری ہو تو ایکسال اوسکا کامل ہو چکا ہو اور اگر بھیڑ ہو تو تیسرے سال مین داخل ہو چکی ہو

س خمس کتنی چیزون سے متعلق ہوتا ہی ج آٹھ چیزون سے اول وہ مال جو کافر حربی

سے ہاتھ آجائے دوسرے معدن اگرچہ وہ معدن نمک یا گندہک کا ہو تیسرے دفینہ

جو زمین مین ذخیرہ کیا ہوا ہاتھ آئے چوتھے جو چیزین دریا سے غوطہ لگا کر نکالین مثال گوہر

ومرجان کے پانچوین تجارت وزراعت وصناعت اور دیگر اکتسابات کے منافع اور زیادتی

منفعت زراعت وکسب کے جو سال بھر کا خرچ کر کے بچ رہے اگرچہ کم ہو مثل شکار کرنے پر پانیکے

اور سقائی اور مزدوری کرنیکے یہانتک کہ عبادات وتعلیم اطفال مین بھی اور صحرا سے لکڑیان

یا پہاڑ سے شہد جمع کر کے لانا یا معماری کرنا یا قاصدی اور دلالی کرنا اور چرخہ کاتنا اور خیاطی کرنا

اور کفش دوزی اور کفن فروشی کرنا اور کھیتی کاٹنا یا جولاہے کا پیشہ یا دھوبیکا کام یا حمامی کرنا

یہانتک کہ کمربند فروخت کرنا اور اسی طرح تمام اقسام کسب چھٹے وہ زمین ہی جو کافر ذمی سے

کوئی مسلمان مول لے ساتوین وہ مال حلال جو مال حرام سے مخلوط ہو جاے اور نہ اوسکی مقدار معلوم ہو

اور نہ اوسکا مالک معلوم ہو س جس مال مین خمس واجب ہے اگر بغیر خمس دئے ہوے اوس

مال سے کپڑا مول لیکر پہنے تو نماز پڑھنا اُس کپڑے مین صحیح ہے یا نہین ج وہ کپڑا غصبی ہے

نماز باطل ہوگی س جو شے سال بھر کے ذخیرہ دینے کو رہے مثل چانول وروغن

اور قند وچاے وتمباکو اور کوئلا اور لکڑی اور نمک اور مرچ وغیرہ کے تو اوسمین خمس

واجب ہے یا نہین ج ہان تمام خرچ سے بچ رہنے کے بعد خمس اوسکا دیگا بشرطیکہ اس سے

کہ منافع مکاسب سے ہو اور قبل مین اسکا خمس بھی ندیا ہو س اخراجات مصارف مین میانہ

روی ہر شخص کے حال کے موافق معتبر ہے یا نہین ج ہان معتبر ہے اگر فضول خرچی کریگا

تو اوسپر بھی خمس لگایا جائیگا لیکن اگر تنگی سے خرچ کرے تو اوسکا بھی خمس دینا ہوگا

کپڑے پہنکر نماز پڑھ سکتے ہین یا نہین ج بانات و ابریشم ہلکے اور کپڑے مین نماز کا جواز
بعید نہین ہے اگرچہ احوط احتیاط ہے س اگر کوئی شخص نماز مین مشغول ہو اور اوسکو خیال ہو
کہ کس نماز کی نیت کی ہے ظہر یا عصر کی پس اس صورت مین کیا کرنا چاہیے ج اس نماز کو
نماز ظہر قرار دے س سجدہ مین اعضاء سبعہ کا زمین پر پہونچانا واجب ہے یا نہین ج
لازم ہے یہانتک کہ سر انگشت پا کا بھی پہونچانا واجب ہے س ائمہ طاہرین کے حرم مین
اذان و اقامت ساقط ہے یا نہین ج نہین س اگر کسی شخص کے ذمہ کئی غسل ہون
مثل غسل جنابت و حیض و مس میت کے اور غسل کرنیکے وقت یہ نیت کرے کہ غسل کرتا ہون
واسطے رفع جمیع احداث کے جو ذمہ میرے ہین کافی ہوگا یا نہین ج کافی ہے س اگر
کسی کے ذمہ کئی غسل مستحبی جمع ہون مثل غسل زیارت اور جمعہ کے پس ایک نیت کل اغسال کے
واسطے کافی ہے یا نہین ج کافی ہے س غسل جنابت اور غسل جمعہ ایک نیت سے
کرسکتے ہین یا نہین ج اگر اسقدر جانتا ہے کہ غسل جنابت غسل جمعہ کے لئے کافی ہوجاتا ہے
بدون نیت تداخل کے صحیح ہوگا س اگر نماز جہریہ مین امام کی آواز ماموم تک نہ پہونچتی ہو
یا آواز مین اشتباہ ہو تو ماموم ترک قرات کرسکتا ہے یا نہین ج اگر امام کی آواز نہ سنے
تو چاہیے بنابر احتیاط قرات کرے لیکن واجب نہین ہے اور حالت اشتباہ مین چاہیے
کہ ماموم قرات کو ترک کرے س اگر پاؤنکے تلوون مین میل ہو تو غسل کیواسطے مضر ہے یا نہین
ج اگر حائل نہو تو کوئی حرج نہین س اگر دست و پا کے ناخونمین کسیقدر میل ہو تو
غسل یا وضو صحیح ہے یا نہین ج اگر ناخن کے نیچے کی جگہ اعضاء باطنیہ مین محسوب ہو تو میل کا جمع
مضر نہوگا س بدنمین جو چکناہی ہوتی ہے خصوصا سر مین بسبب پسینہ کے جو چکنائی ہوتی ہے
غسل و وضو کے لئے مضر ہے یا نہین ج کچھ مضر نہین ہے س شبہ غیر محصورہ سے کیا مراد ہے

ج شبہ غیر محصورہ یہ ہے کہ تمام اطراف میں اوسکے مبتلا ہونیکا احتمال بعید ہو مثل اسکی کہ ایک قطرہ
نجس ہزار مین مل گیا ہو یا زمین کا ایک نجس ٹکڑا صحرا مین مشتبہ ہو گیا ہو س اگر عمامہ یا پٹکا
یا بند عبا مین کلابتون زر ملا ہو تو مرد کو پہننا اوسکا جائز ہے یا نہین جلانکہ اگر بمقدار دو سو
مثقال لکے یہ سب جلائے جاوین تو بوزن ایک یا دو مثقال طلا نکلے گا ج اگر طلا اوسمین بطرح محو ہو کر
ہو کہ گویا نیست و نابود ہو گیا ہو تو عیب نہین اور بعید نہین کہ دو سو مثقال مین ایک یا دو مثقال
طلا مستہلک ہو جاے س چہرۂ زن اجنبیہ کہ بطریق متعارف عورت ہے یا نہین ج
عورت نہین ہے س نماز قضا کی ترتیب مین آیا لازم ہے کہ یہ بھی جانے کہ یہ نماز کس وقت کی ہے
یا لازم نہین ج نماز قضا مین اسکی ترتیب لازم نہین کہ سمجھے فلان وقت کی نماز
پڑھتا ہون بلکہ صلوٰۃ یومیہ کی ترتیب سے اگر پڑھے گا تو کافی ہو جاویگا ہان جو نماز خلاف
ترتیب یومیہ کے فوت ہوی ہے تو قضا مین بھی ترتیب کا جاننا لازم ہے س میت کے غسل
دینے کا کیا طریقہ ہے ج میت کو پہلے غسل دینا واجب ہے آب سدر یعنی بیر کے پانی سے دوسرے
بار آب کافور سے بعد اوسکے آب خالص سے اور ترتیب بھی واجب ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اور یہ
حکم جمیع اموات کا ہے میت جنب ہو یا حائض یا نفسا لکن احوط یہ ہے کہ میت کو غسل ترتیبی بھی دین
جیسا کہ غسل جنابت مین بیان کیا گیا س اگر پانی میسر نہو تو میت کو کس طرح غسل دینا چاہیے
ج تین تیمم ہر ایک غسل کے ارادہ سے بقصد قربت مطلقہ دینا چاہیے اور اگر تیسرے
تیمم کو بقصد ما فی الذمہ دین تو اولی اور احوط ہے س تکفین میت کے احکام کو بیان فرمائیے
ج تین پارچہ تکفین میت کے لیے واجب ہین پیراہن و لنگ و سرتاسر اور پیراہن
مین یہ شرط ہے کہ شانہ سے نصف پنڈلی تک دونو طرف سے چھپالے اور لنگ اتنی ہونا چاہیے
کہ ناف اور زانو کو چھپالے اور سرتاسر اتنی بڑی ہونا چاہیے کہ دونون

مہ اصل مین صورت اجنبیہ تو مہی جسکا ترجمہ ہوا ہے اور نفا بصورت اجنبیہ یعنی جنبیہ کی آواز سمو

طرف یعنی جانب پا و سر بند سکے اور عرض اسقدر ہو کہ دونو کنارے ملجاوین اور افضل
بلکہ احوط یہ ہے کہ پیراہن قدم تک ہو اور لنگ سینہ سے قدم تک اور جاحد اور زائد یہ ہے
کہ قدر واجب بدون اجازہ ورثہ بالغین کی زیادہ نہ کرے اور اگر ورثہ کم سن ہون تو قدر کم
زیادتی نہ چاہئے س اصل مال مین کفن واجب ہوتا ہے یا ثلث مال مین ج کفن
اصل مال سے دینا چاہئے اگرچہ میت قرضدار ہو لیکن کفن زوجہ کا شوہر کے مال سے
واجب ہے اگرچہ زوجہ مالدار ہو س اگر کفن پر کل قران یا بعض قران لکھا جاوے
تو جائز ہے یا نہین ج جائز ہے بشرطیکہ نجاست سے مثل خون و بول براز کے محفوظ ہے
س حنوط کرنا میت پر واجب ہے یا نہین ج بعد غسل دینے کے واجب ہے اور
اعضاے سبعہ مین کافور لگانیکو حنوط کہتے ہین اور بعد مسمی کافی ہے س نماز میت کا
طریقہ بیان فرمائے ج اول نیت کرے بعد اوسکے تکبیرۃ الاحرام کہکر پڑھے اشہد ان
لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد عبدہ و رسولہ اللہ اکبر اور بعد دوسری تکبیر کے یہ پڑھے اللہم صل
علی محمد و آل محمد اللہ اکبر اور تیسری تکبیر کے بعد یہ پڑھے اللہم اغفر للمومنین و المومنات
اللہ اکبر چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے اللہم اغفر لہذا المیت اللہ اکبر اور اگر میت عورت ہو لہذہ المیت
کہے س دفن میت کے احکام بیان فرمائیے ج میت کو اسطرح دفن کرنا چاہیے کہ بدبو
باہر قبر کے محسوس نہو اور درندونسے محفوظ رہے اور قبلہ کے رخ داہنی کروٹ میت کا لٹانا
واجب ہے اور اگر دفن کرنا ممکن نہو تو کسی ظرف مین مثل مٹکے یا صندوق وغیرہ کے سر کو بند
کرکے دریا مین چھوڑدے اور اگر یہ بھی ممکن نہو تو اوسکے پیر مین پتھر باندھ کر دریا مین ڈالدین
س اگر غسال بقصد اجرت میت کو غسل دے تو غسل صحیح ہے یا نہین ج غسل صحیح ہے لیکن
اجرت لینا حرام ہے اسواسطے کہ یہ واجب کفائی ہے اور یہی حکم ہے نماز اور قبر کھودنے مین

س قبر کھود کر اور میت کو نکالکر مشاہد مقدسہ لیجانا جائز ہے یا کہ نہین ج قبر کا کھودنا حرام ہے لکن اگر کسی دوسرے نے نبش قبر کیا ہو تو اسصورت مین لیجانا جائز ہوگا س لکھا ہوا کفن میت کو دینا جائز ہے یا نہین ج جائز ہے مگر سفید ہونا بہتر ہے لکن عمامہ لکھا ہوا میت کے لیے مستحب ہے س اگر قیمت معین کرکے دلال یا تجار کو کوئی چیز فروخت کرنیکو دین کہ تو دو تومان یا کم و بیش کو فروخت کرنا اور اوسنے قیمت معینہ سے زیادہ کو وہ شے بیچی تو زیادتی مال مالک ہوگی یا مال بیچنے والیکا ہوگا ج وہ قیمت زاید بھی مالک مال کو ملیگی اور بائع کو اجرت مثل دیجائیگی اگرچہ صاحب مال نے یہی کہدیا ہو کہ اگر معین سے زائد کو فروخت ہوگی تو وہ زاید تیرا مال ہے اور یہی حکم ہے جسوقت مین بزاز وغیرہ مثلا کسی تاجر کے نزدیک جاوے اور دس تھان چھینٹ کے اوٹھالائے اور کہے کہ ہر تھان کی کیا قیمت ہے تاجر کہے مثلا فی تھان دو تومان یا کم اور بزاز اُس قیمت سے زیادہ کو بیچے تو وہ زیادتی صاحب مال لیگا کیونکہ ابھی تک تاجر نے بزاز کے ہاتھ بیع نہین کیا ہو مگر یہ کہ صاحب مال یعنے تاجر کہدے کہ فی تھان دو تومانکو بیچا اور مشتری یعنی بزاز کہے کہ مینے قبول کیا اسصورت مین اگر قیمت زاید بیچے تو زیادتی مشتری یعنی بزاز کی ہوگی س اگر کوئی شخص کچھ پیسے قصاب کو دے اور کہے کہ گوشت بکری یعنے نر کا دو اور اوسنے بکری یعنی مادہ کا دیا یا جز کا گوشت دیا تو اسصورت مین قصاب بری الذمہ ہوگا یا نہین اور اون پیسونکا استعمال مین لانا اوسکو لیئے حلال ہوگا یا نہین ج اگر مشتری کو معلوم ہوگیا ہو کہ یہ گوشت بھیڑ یا مادہ کا ہے تو پھیر دینیکا اوسکو اختیار ہے اور اگر واپس نکرے تو قیمت قصاب پر حلال ہے اور اگر مشتری کو معلوم نہوا ہو کہ کس چیز کا گوشت ہے تو قیمت قصاب پر حرام ہے اور وہ مشغول الذمہ رہیگا لکن اسمین اشکال ہے پس اگر فرض کیا جاوے کہ بیع گوشت معین پہ

واقع ہوی ہے اور نر و مادہ دونون ایک جنس قرار دئے جاتے ہین تو بیع صحیح ہی اگرچہ فعل قصاب کا بسبب دہوکا دینے کے حرام ہوگا ہان اگر فرض کیا جاوے کہ بیع گوشت میش پر نہین ہوی بلکہ مطلق گوشت پر ہوی ہی تو حرام ہونا اس قیمت کا بعید نہین ہے کیونکہ جو چیز کہ اوسکے ذمہ واجب تھی اوسکے پورا کرنیکا قصد نہین کیا اگرچہ یہ بیع اس حالت مین بھی صحیح ہوگی البتہ گوشت ذمہ قصاب کے باقی رہیگا اور ایسا ہی حکم ہے اون اشیاء جنکا ذکر آیندہ ہوگا س اگر کسی شخص نے بقال کو روغن خالص کی قیمت دی اور اوسنے خالص نہ دیا بلکہ وہ روغن ممزوج بدنبہ یا خالص دنبہ کا دیدیا تو آیا وہ خاص مال قیمت بقال پر حرام ہے یا حلال وہ بری الذمہ ہوگا یا نہین ج اگر مشتری کو معلوم ہوجاوے کہ روغن خالص دنبہ یا ممزوج بدنبہ ہے یعنی روغن خالص نہین ہے تو واپس کرنیکا اوسکو اختیار ہے اور اگر نہ معلوم ہو تو بقال کو قیمت لینا حرام ہے اور بری الذمہ نہوگا مگر یہ اوس صورت مین ہے جبکہ روغن خالص دنبہ دیا ہو لیکن روغن ممزوج بدنبہ مین اشکال ہی س اگر کسی نے مثلاً ثاث وغیرہ رنگریز کو نیلا رنگنے کو دیا اور اوسنے مازو اور پھٹکری سے رنگدیا تو اوسکی قیمت رنگریز پر حلال ہی یا حرام اور بری الذمہ ہوگا یا نہین ج اگر خریدار کو معلوم ہوجاوے تو واپس کردینے کا اوسکو اختیار ہے اگر معلوم نہو تو رنگریز کے لئے وہ مال حرام ہی اور مشغول الذمہ رہیگا اور اسیطرح اور چیزونکو بھی قیاس کرنا چاہیے س اگر کوئی شخص کسی بزاز کو کچھ پیسے دے اور کہے ایسی چھینٹ چاہتا ہون کہ جسکا رنگ نہ چھوٹے اور بزاز ایسی چھینٹ دے کہ جسکا رنگ چھوٹ جاتا ہے اور مشتری اسکو نہ سمجھے آیا یہ مال بزاز پر حلال ہے اور بری الذمہ ہوگا یا نہین ج اگر مشتری سمجھے تو اختیار فسخ رکھتا ہی ورنہ بزاز بری الذمہ نہین ہے س کھوٹا مال راہدارونکو بابت راہداری کے یا ظالم کے مددگارون اور کارندونکو یا خود ظالم کو دینا جائز ہے یا نہین ج جائز نہین ہے

بلکہ اوس کھوٹے روپیہ وغیرہ کو توڑ ڈالنا چاہیے س اگر راہ دار[له] یا ظلام یا پاکا کچھ چیز مین
تاجر یا بقال سے قرض مول لین اور بعد اسکے حرام پیشہ تاجر و بقال کے حوالہ کرین اور یہ
لوگ نہین جانتے کہ یہ پیسہ حرام ہے یا حلال آیا راہ دار وغیرہ بری الذمہ ہونگے یا نہین ج
نہونگے بلکہ پیسے کے مالک اور تاجر بقال وغیرہ دونو نکے مشغول الذمہ رہینگے س اگر
کوئی شخص حمام مین غسل کے لئے جائے اور اوسکے پاس وہ مال ہو جو حرام ہے یا وہ مال خمس
کر حق امام اوسمین سے ادا نہین ہوا اور قصد اوسکا یہ ہے کہ اسی مال مین سے حمامی کو دیگا آیا غسل اوسکا
صحیح ہوگا یا نہین ج صحیح نہوگا اور یہی حکم وضو کا بھی ہے س بیاع قاعدے ہے کہ گیہون وغیرہ
کو میوہ کے ساتھ برابر یا ڈیوڑھا کرکے بدل لیتے ہین آیا یہ معاملہ صحیح ہے یا نہین ج اگر وزن
اوسکا معلوم ہے یا آپس مین مصالحہ کرلین تو صحیح ہے ورنہ باطل س کوئی شخص اپنا گھر
زوار وغیرہ کو اسطرح کرایہ پر دیتا ہے کہ تم جسقدر دیر تک چاہو ہر شب مثلًا سو دینا دینا یا کم یا
زیادہ یہ آیا اجارہ صحیح ہے یا نہین ج اگر زمانہ اوسکا معلوم ہے تو صحیح ہے ورنہ باطل
اور اسیطرح سے دوکانین اور کاروان سرائین کہ جنمین زمانہ معین نہوا ونکا اجارہ باطل ہے
بلکہ اوسکا کرایہ لینا صحیح نہین ہے اور اگر مالک کی رضا نہو اور ایسی صورتین عبادات کے
باطل ہوجانیکا علم بھی رکھتا ہو تو عبادات بھی صحیح نہونگے س اگر کوئی شخص اپنا گھر کرایہ دے
دس روز کی قید سے اسطرح کہ تمکو فسخ کا اختیار ہے اگر دو شب رہوگے تو دو روپیہ دینا ہوگا اور
پانچ شب کے پانچ روپیہ کرایہ دینا ہوگا تو یہ صحیح ہے یا نہین ج صحیح ہے اسلئے کہ زمانہ
معین ہوگیا ہے س اگر کوئی شخص کسی زوار کو اپنے گھر اس قصد سے لائے کہ اگر دس روز
رہیگا تو دس قران لینگے اور زوار یہ قصد رکھتا ہے کہ دس روز مین دو قران دونگا
تو اسصورت مین عبادت زوار مکان مذکور مین صحیح ہوگی یا نہین ج کرایہ کے بھول

[له] راہ دار وہ لوگ ہین جو سر راہ قافلو ن سے محصول لیتے ہین اور ... یا پا کارودن کے ملازمین ... لیتے ہین جو خراج لیتے ہین ... اور ظلام مطلقًا ... جو ... ہون خواہ مسلمان ۱۲

ہونیکے سبب سے صحیح نہوگی بشرطیکہ مسئلہ بطلان عبادت کو جانتا ہو اور مالک کے راضی کرنیکا
ارادہ نرکھتا ہو س اگر کوئی شخص نذر کرے کہ اگر فلان حاجت میری برآوے تو پانچ
قران یا کم یا زائد حضرت عباس علیہ السلام کے لئے بھیجونگا پس بعد برآنے حاجت کے وہ نذر
منعقد ہوگی یا نہین ج اگر وقت نذر صیغہ عربی یا اوسکا ترجمہ ادا کرے تو نذر صحیح ہے
ورنہ اس قسم کی نذرین صحیح نہین ہین س صیغہ نذر کسطرح سے پڑھنا چاہئے ج صیغہ نذر
یہ ہے لِلّٰہِ عَلَیَّ کذا خواہ مشروط ہو خواہ مطلق اور ترجمہ اسکا یہ ہے کہ اگر فلان کام میرا ہو جائیگا تو خدا
کا مجھپر حق ہے کہ فلان امر بجا لاؤن اور نیت قربت نذر مین شرط ہے س اگر کوئی شخص کسیکو
کچھ مال دے کہ اسمین شمع لیکر روضہ حضرت عباس علیہ السلام یا کسی روضہ ائمہ علیہم السلام
پر جلا دینا یا پانیکی سبیل کر دینا تو تکلیف اوسکی کیا ہے ج جسطرح سے کہ اوسکو وکیل
کیا ہے چاہئے کہ موافق اسکے عمل کرے اور جسے روضہ کی اجازت پائی ہو اوسمین جلانا
اور سبیل کرنا چاہئے اور خلاف حکم اگر اوسکے کریگا تو ضامن ہوگا س اگر کسی شخص کو کچھ مال
نذر نقد یا غیر نقد دیا ہو کہ روضہ حضرت عباس علیہ السلام یا اور روضہ مین بھیجے مگر مصرف کی
تعیین نہین کی پس اسصورت مین اگر زوار کو دے یا سادات یا طلاب کو جائز ہے یا نہین ج
جسصورت مین کہ اوسنے کچھ قید نہین کی ہے تو دیسکتا ہے مگر مقتضاے احتیاط یہ ہے کہ مجتہد
جامع الشرائط سے اذن لیلے اور اولے یہ ہے کہ مجتہد کو دیدے س اگر کوئی ہولر وغیرہ کسیقدر
موم شمع روضہ معصومین علیہم السلام سے تبرکاً لیلے تو حلال ہے یا نہین ج حرام ہے
اور اگر اپنے ہمراہ اوسکو رکھے جیب وغیرہ مین اور نماز پڑھے تو نماز باطل ہے مگر وہ موم کہ جو
زمین پر گر گیا ہے اور محل تعرض نہین ہے اوسے تبرکاً اوٹھالیے تو کچھ ضرر نہین س دو شخصون نے
باہم شراکت کی اور سو قران ایکنے دے اور سو دوسرے نے یا کم یا زیادہ اور دونون ملکر

ملا کر اسباب مول لیا اور بیچا مگر اس طرح کہ ایک شخص دوکان پر رہتا ہو اور ایک کچھ مال جا کر قرض لاتا ہے
آیا اوس مال نسیہ کے نفع و نقصان مین بھی دونون شریک رہینگے یا نہین ج نفع وضرر
مین دونون شریک نہین ہین بلکہ جس شخص نے نسیہ لیا ہے اسکا خاص نفع وضرر اوسکے متعلق ہے
ہان اگر دوسرے شریک نے اسکو وکیل کر دیا ہو اور اوسنے اوسپر عمل کیا ہو تو اسصورت مین
نفع وضرر کے دونون شریک رہینگے س اگر کسی شخص نے بقال کو کچھ دام دئے کہ سیر دیدو
اور اوسنے بغیر تولے ہوئے دیدیا تو آیا یہ بیع ہے یا نہین ج چاہیے کہ وزن کر لین یا مصالحہ
کر لیوین ورنہ بیع باطل ہے س روٹی کو بغیر شمار کئے اور کباب و سالن اور چاول وغیرہ کو
مثلاً بغیر تولے ہوئے فروخت کرین تو آیا اس قسم کی بیع صحیح ہے یا نہین ج اگر وزن
نہین کیا اور مصالحہ بھی نہین کیا تو بیع باطل ہے لیکن اگر بعد مین لیکے مصالحہ کرین تو بھی صحیح
ہے س اگر کسی معمار کے دو شاگرد ہون اور وہ معمار ایک کو یا دونو کو کسی جگہ بھیج دے
یا اپنے ساتھ کام کرانے اور اوسکی مزدوری مین سے کہ جو ایک قران مثلاً ہے دس
شاہی ہر ایک کو دے اور مابقی خود لیلے تو یہ مابقی اوسپر حلال ہے یا نہین ج
اگر شاگرد اوستاد کے اجیر ہین تو حلال ہے ورنہ حرام ہے اور ایسا ہی حکم
درزی وغیرہ کا بھی ہے س اگر کوئی شخص کسی یتیم کو اپنے گھر لاوے اور کچھ مزدوری
پر اوسکو اپنے پاس رکھے خدمت کے لئے تو آیا یہ خدمت یتیم کی اور یہ اجرت صحیح ہے
یا نہین ج اگر اوس یتیم کو کسی وصی یا متولی یا حاکم شرع یا دادا نے اجیر کر دیا ہے
تو صحیح ہے ورنہ باطل ہے س اگر کسی عورت کو روٹی پکانے کے لیے لاوین اور بیس
من مثلاً آٹا طبق مین ڈالین تاکہ خمیر کرے اور پھر اوسکو پندرہ من کی مزدوری دین اور
لیوین کہ پندرہ من تھا تو بری الذمہ ہوگا یا نہین ج پانچ من کی اجرت کا ذمہ دار رہیگا

مگر یہ کہ فیبا اوسکا ظاہر ہوجاوے اور وہ معاف کردے تو البتہ بری الذمہ ہو جاویگا
س اگر کوئی قرآن یا خاک شفا ہمراہ لیکر پاخانہ مین چلا جاوے اور بے اختیار ہاتھ سے
گر جاوے تو نکالنا اوسکا واجب ہے یا نہین ج مع الامکان اوس کا نکالنا اور پاک
کرنا واجب فوری ہے مگر جسوقت کہ نکالنا دشوار ہو یا باعث ضرر ہو تو مضائقہ نہین ہے
مگر صورت مجبوری مین جبتک کہ وجود ان چیزونکا وہان باقی ہے بول و براز کرنا اوس
بیت الخلا مین محل اشکال ہے س خاک پاک کے ظروف سے کسی مقام پر وضو وغیرہ کرلیا جاتا
ہو استنجا کرنا جائز ہے یا نہین ج اگر نجاست سے محفوظ ہے تو جائز ہے اور چو
اوچھیکا یا گرنا خاک تربت پر جائز ہے لیکن ترک اولی ہے س اگر کوئی شخص معاذ اللہ
رسول خدا صلعم یا ائمہ ہدا علیہم یا حضرت فاطمہ زہرا صلوۃ اللہ علیہا کو گالی دے تو کیا حکم ہے
ج مرتد ہے اور جسطرح سے ممکن ہو اگرچہ بغیر اذن مجتہد قتل اوسکا جائز ہے س کاگل
رکھنا جائز ہے یا نہین ج بعید نہین ہے کہ اس زمانہ مین اکثر لوگون پر حرام ہو س مچھر اور
مکھی کے جلانے مین کیا حکم ہے ج گناہ تو نہین ہے مگر مکروہ ہے س اگر کوئی شخص دیکھے
کہ چور کسیکا مال ناحق چوری کرکے لئے جاتا ہے آیا منع کرنا یا حفاظت کرنا اور اوس مالکا
بچانا اوسپر واجب ہے یا نہین ج چونکہ منکر سے نہی کرنا واجب ہے اور کلی اور جزئی مین
کوئی فرق نہین ہے لہذا علی الاقوی منع کرنا یا مالک کو خبر کردینا واجب ہے س ڈاڑھی منڈوانا
اور کتروانا حرام ہے یا نہین ج حرام ہے مگر جسقدر بجہت صلاح ہو وہ جائز ہے س
اگر کوئی شخص لڑکے یا مجنون سے کوئی چیز لے تو کیا کرنا لازم ہے ج اگر اوسکا ولی موجود ہے
تو اوسکو دیدے اور اگر کوئی ولی نہو تو مجتہد کو دیدے کہ وہ ولی اوسکا ہے اور اگر کسی تک
نہ پہونچا تو ضامن ہیگا س اگر کوئی جانور تیر یا نیزہ یا شمشیر وغیرہ سے مارا جاوے تو حلال ہے یا حرام

ج حلال ہی ان شرطونکے ساتھ کہ جنکا ذکر بعد اسکے آویگا س جسوقت مین کوئی جانور
غلیل یا پتھر سے مارا جاوے حلال ہی یا حرام ج حرام ہے س جب کتا تعلیم یافتہ کسی
شکار کو پکڑے با وجود ان شرطونکے اول کیہ شکار کنندہ مسلم ہو دوم یہ کہ بوقت چھوڑنے کتے کے
نام خدا کو ذکر کرے مثلاً کہے بسم اللہ اور شکار ہی کے قصد سے اوسکو چھوڑے تو وہ شکار حلال ہی
یا حرام ج اگر شکار وحشی ہو با شرائط مذکورہ تو حلال ہے س جسوقت حالت اضطرار
مین کسی حیوان کو سنگ یا دندان یا نے وغیرہ سے ذبح کرین تو حلال ہیگا یا حرام ج حلال
ہے اور یہی حکم ہے اوس حیوانکا جسکو بھولے سے بغیر رو بقبلہ یا بے نام خدا کے ذبح کرین س اگر
کوئی بچہ اپنی ماں کے شکم مین پورا مجسم ہو چکا ہو یہانتک کہ بال بھی اوسکے پورے نکل آئے
ہون اور ماں کے ذبح کرنے سے وہ بھی شکم مین مرجاے تو وہ بچہ حلال ہے یا حرام ج بنابر
مشہور حلال ہے س مرغ یا چڑیا یا کبوتر کے سر کو جدا کر ڈالین تو حلال ہیگا یا حرام
ج نجس اور حرام ہے س صیغہ عقد منقطع کو باختصار بیان فرمائے ج عقد کی
دو حالتین ہین یا فضولی ہے یا توکیلی فضولی تو یہ کہ جس عورت سے نکاح منظور ہے بغیر اوسکے
وکالت کے صیغہ جاری کرین بعد اوسکے اگر وہ عورت اجازت دی تو صحیح ہی ورنہ باطل
اور عقد توکیلی یہ ہے کہ اوس عورت کیطرف سے وکیل ہو کر صیغہ جاری کرین لیکن صیغہ عقد
متعہ فضولی سطر حسے ہی کہ اولا مرد عورت کیجانب سے غیر عربی مین کہے عقد متعہ مین دیا مینے فلان
عورت کو اپنے ساتھ اب سے طلوع آفتاب تک ایک روپیہ پر بعد اوسکے فوراً مرد اپنی
جانب سے کہے کہ فلان عورتکو متعہ مین قبول کیا مینے اپنے واسطے اسوقت سے طلوع
افتاب تک ایک روپیہ مین بعد اوسکے مرد عورت کیجانب سے عربی مین کہے انکحتہا
وزوجتہا ایای فی المدۃ المعلومۃ علی المبلغ المعلوم بعد اسکے فوراً مرد اپنی جانب سے

کہے قبلت لی پس کافی ہو جائیگا باشرائط - اور لیکن صیغہ عقد متعہ توکیلی اسطرح ہے
کہ اولا مرد عورت کیجانب سے وکیل ہو کر کہے کہ اس عورتکو جسنے مجھکو وکیل کیا ہے عقد میں تیرے
دیا اوس شخص نے جسنے مجھکو وکیل کیا ہے اسوقت سے طلوع آفتاب تک ایک درہم مین
مثلا پس فورا وکیل مرد کا کہے کہ قبول کیا مینے تیری موکلہ کو واسطے اپنے وکیل کنندہ کے اتنی
مدت کے لیے ایک درہم مین مثلا بعد اوسکے وکیل عورتکا عربی مین کہے زوجت موکلت
موکلتی فی المدۃ المعلومۃ علی المبلغ المعلوم بعد اوسکے وکیل مرد کا فورا کہے قبلت لموکلی کافی
ہو جائیگا اور اگرچہ ایسی سببسے مرد نے چاہا ایجاب و قبول دونون کو خود پڑھے تو وکیل عورت کا
ہو کر کہے اس عورت وکیل کنندہ اپنے کو متعہ مین دیا مینے ایک روز کے واسطے اپنی لیے اسوقت سے
طلوع آفتاب تک ایک درہم مین مثلا بعد اسکے فورا اپنی جانب سے کہے اس عورتکو اپنے
واسطے قبول کیا مینے ایک روز کیلیے اسوقت سے طلوع آفتاب تک ایک درہم مین مثلا بعد اوسکے
عربی مین کہے انکحت و زوجت موکلتی ایای فی المدۃ المعلومۃ علی المبلغ المعلوم بعد اوسکے
مرد فورا اپنی جانب سے کہے قبلت لی کافی ہو جائیگا بشرائط پس نکاح منقطع کے شرائط کو
بیان فرماتے مختصر اج بارہ شرطین مین اول یہ کہ صیغہ عربی مین بلفظ صحیح واقع ہو کیونکہ
عربی غیر صحیح کافی نہین ہے اور اسطرح کافی نہین ہے صیغہ بلفظ فارسی جاری کرنا
یا امکان عربی دوسرے ایجاب و قبول دونو جانب سے صیغہ ماضی مین واقع ہو یعنے
ایجاب مین - انکحت یا زوجت یا متعت کہے انکح یا ازوج یا امتع نہ کہے اور قبول
مین لفظ قبلت کہے اقبل نہ کہے تیسرے ترک کرنا وقف بالحرکت اور وصل بالسکون کا اور
حروف صیغہ اونکے مخارج سے اسطرح نکالنا کہنے والا فرق کرے عین کو الف سے
اور غین کو قاف سے اور ہاے ہوز کو حاے حطی سے اور صاد کو سین سے مثلا چوتھے

طرفین کا راضی ہونا خواہ قبل جاری کرنے صیغہ کے جیسا کہ عقد توکیلی میں ہے یا بعد جاری کرنے
صیغہ کے اور قبل مباشرت کے جیسا کہ عقد فضولی میں ہے پانچویں ایجاب کا قبول پر مقدم ہونا
یعنے پہلے ایجاب واقع کرے بعد اوسکے قبول چھٹے قبول فوراً ادا کرے یعنی درمیان ایجاب
اور قبول کے کلام خارجی کا فاصلہ نکرے مگر سانس لینا یا کھانسنا یا مثل اسکے فصل نہیں ہے
ساتویں معلوم ہونا مقدار مدت کا اور قدر مہر کا معلوم کرنا بھی شرط ہے آٹھویں عورت کا کسی غیر کے
عقد میں نہونا نویں یہ کہ عورت کا احرام میں جو ایک عمل ہے اعمال حج سے نہونا دسویں
عورت کا مرد پر بسبب نسب یا رضاع کے حرام نہو جانا گیارھویں صیغہ کا بارادہ انشاء
واقع کرنا یعنی مقصود جاری کرنیوالے کا یہ ہو کہ لفظ انکحت یا زوجت یا متعت سے بعینہ بنا
تلفظ صیغہ میں اس عورت کو حلال کرتا ہوں نہ یہ کہ زمان گذشتہ کی خبر دیتا ہوں یا آئندہ
حلال کرونگا بارھویں یہ کہ عورت کسی غیر کے عدہ میں نہو اور اگر کسیقدر مدت باقی ہو تو دو
ابرا کر دے یعنی عوض میں دے اُس مدت متعلق میں حق یعنی باقی ماندہ مدت اور شرط ہے بعد اسکے
عورت پینتالیس روز کی مدت عدہ رکھے بشرطیکہ عورت زانیہ نہو اور اگر زانیہ ہے تو عدہ
نہیں ہے البتہ اگر معتبر کرتا ہے تا معلوم ہو جائے کہ حمل ہے یا نہیں بلکہ صیغہ عقد دائمی کا بھی
مثل صیغہ متعہ کے ہے مع شرائط ہیں اسواسطے کہ صیغہ نکاح دائمی میں لازم ہے کہ ذکر مدت کا
ترک کرے بخلاف متعہ کے مس عدہ طلاق منکوحہ دائمہ کا اور عدہ منقطعہ یعنے
متمتع بہا کا اور عدہ وفات متعہ کا بیان فرماتے ج طلاق کا عدہ تین طہر ہے
اگر اوسکو حیض آتا ہو اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے ہے اور گرمی میں اور ان
عورتونکے جنکو حیض آتا ہے اور اوسکو حیض نہ آتا ہو تو چاہیے کہ شوہر تین مہینے
مقاربت نہ کرے اور بعد اوسکے اوسکو طلاق دے بعد اوسکے پھر تین مہینہ عدہ بیٹھے اور

عدہ منقطعہ کا اگر اوسکو حیض آتا ہے تو دو حیض ہے ورنہ پینتالیس دن ہے اور عدہ وفات کا
دائمہ و منقطعہ دونوں میں چار مہینے دس دن ہیں بشرطیکہ حمل نہو اور اگر حمل ہو تو ابعد الاجلین ہے
یعنے اگر زمانہ حمل کا زیادہ ہے زمانہ عدہ سے تو وضع حمل کو عدہ قرار دے اور اگر زمانہ وضع
حمل کم ہے زمانہ مذکورہ سے تو زمانہ مذکورہ کو عدہ قرار دے **فصل** جناب امام رضا
علیہ السلام سے منقول ہے کہ لڑکے سے جو شخص لواط کریگا خداوند عالم قیامت کے روز
گردنکی جانب سے لٹکائیگا جبتک خدا حساب خلائق سے فارغ ہو بعد اوسکے ہر طبقہ میں طبقات
جہنم سے اوسکو معذب کریگا یہانتک کہ آخری طبقہ میں پہونچے مگر یہ کہ توبہ کرلے اور جامع
الاخبار میں وارد ہوا کہ جو کوئی شخص دف یا طنبور بجانے والیکو ایکدرہم دے تو اپنی ماںکے ساتھ
خانہ کعبہ میں ستر مرتبہ زنا کرنیسے بدتر ہوگا اور اگر کوئی دو درہم دے تو خداوند عالم اسکے ہر موے
تن سے بدن میں مثل خرچ کے گناہ تحریر فرمائیگا اور ارشاد القلوب میں مسطور ہے کہ جو شخص
ستر قرآن جلائے اور ستر دوستونکو قتل کرے اور ستر عورت باکرہ سے زنا کرے وہ نزدیک
ہوگا رحمت خدا سے بنسبت اوس شخص کے جو عمدا نماز کو ترک کرے اور جامع الاخبار میں
وارد ہے کہ جو شخص تارک الصلوۃ کی اعانت کرے ایک لقمہ یا ایک لباس کے ساتھ تو گویا
کہ اوسنے ستر پیغمبرونکو قتل کیا کہ اول اونمیں حضرت آدم علیہ السلام اور آخر اونمیں
جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ ہیں اور **حدیث** میں جناب رسولخدا سے منقول ہے
کہ اگر سامنے تارک الصلوۃ کے کوئی شخص تبسم کرے تو گویا اوسنے ستر مرتبہ خانہ کعبہ کو خراب کیا
اور ستر دوستونکو قتل کیا اور پھر فرماتے ہیں کہ ایک جام آب کے ساتھ کوئی اعانت کرے
تارک الصلوۃ کی تو گویا اوسنے میرے ساتھ اور تمام پیغمبرونکے ساتھ جنگ کی اور جو شخص
نماز کا استخفاف کرے تو اوسکو بروز قیامت میری شفاعت نصیب نہو گی اور وہ حوض

کو شیک بھی نہ پہنچیگا اور حدیث مین وارد ہی کہ قیامت کے روز ایک بچھو جسکا سر آسمان ہفتم
پر اور منہ اوسکا مغرب سے مشرق تک ہوگا جہنم سے باہر آویگا اور پھر فرقونکو ڈھونڈھے گا
تارک الصلوۃ اور مانع زکوۃ اور شراب خوار اور تصویر بنانیوالا اور وہ لوگ جو مال دنیا کا حساب
مسجد مین کہتے ہین اور جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جو شخص زنا کرے زن مسلمان یا یہودی
یا نصرانی یا گبر کے ساتھ خواہ وہ عورت کنیز ہو یا آزاد اور پھر قبل توبہ مر جاوے تو خداوند عالم
اوسکی قبر مین تین سو دروازے جہنم کے کھولدیگا کہ اوس طرف سے بچھو اور سانپ اور اژدہے آوینگے
اور قیامت تک اوسکو خداوند عالم آگ مین جلائیگا اور جب قبر سے مبعوث ہوگا تو لوگ
اوسکی بدبو سے متاذی ہونگے اور ہر شخص اس عمل قبیح سے اوسکو پہچان لیگا اور اوسپر لعنت کریگا
یہانتک کہ جہنم مین جاوے اور جناب رسول خدا سے مروی ہے کہ حضرت نے ابوذر غفاری رضی
اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابوذر اگر کوئی شخص ایکساعت اوس مجلس مین جسمین تذکرہ علمی ہوتا
ہو بیٹھے تو وہ خداوند عالم کو بارہ ختم قران اور ہزار جہاد اور ہزار شب کہ ہر ایک مین دس
ہزار رکعت نماز پڑھے ہو اور ایک سال کی عبادت کہ جسمین دنکو روزہ رکھا ہو اور شب
بیداری کی ہو محبوب تر ہے پس حیض و نفاس و استحاضہ کے احکام بیان فرمائے
ج اکثر اوقات مین خون حیض سیاہ اور گرم ہوتا ہے اور جہندگی اور سوزش سے خارج
ہوتا ہے اور بعض اوقات ان علامات مذکورہ کے خلاف بھی خون حیض آتا ہے۔۔۔۔۔۔
اگر کسی عورت کو دو مہینہ تک پہلی سے پانچوین تک مثلاً خون آوے تو وہ صاحب عادۃ
عددیہ و وقتیہ ہوگی اور اگر ایکمرتبہ یکم سے پانچ روز تک اور دوسری مرتبہ سات روز تک
مثلاً آیا یہ عورت صاحب عادت وقتیہ ہوگی اور اگر ایکماہ مین پانچ روز شروع مین اور
دوسری مرتبہ پانچ روز آخر مین آوے تو یہ فقط صاحب عادت عددیہ ہے پس جبکہ عادت مقرر ہوگئی

اور پھر پہلی عادت کے برخلاف دوسری عادت قرار پا گئی تو بعد والی عادت معتبر ہوگی س
جسوقت شک ہو کہ خون اُس سے خارج ہوا ہے یا نہین کیا کرے ج
حکم عدم خروج کا کرے س جسوقت عورت سے ایسی چیز خارج ہو کہ شک ہو کہ
خون ہے یا نہین کیا حکم ہے ج جبتک علم نہو کہ منی ہے یا بول پاک ہے اسکو کچھ تدارک
لازم نہین س عورت جسوقت اپنے کپڑے مین خون دیکھے مگر نہ جانے کہ رحم سے آیا ہے
یا اور جگہ سے کیا حکم ہے ج وہ خون نجس ہے مگر غسل اوپر واجب نہین س اگر
خون مشابہ نفاس کے آئے مثلاً کوئی شے خارج ہو اور شک ہے کہ وہ انسان ہے یا مبدأ
انسان یا غیر انسان ہے کیا حکم ہے ج اگر شرائط حیض متحقق ہو جائین تو حکم حیض کا کیا
جائیگا خصوصاً جب ایام عادت مین ایسا واقع ہو مسئلہ نو سال کے قبل جو خون آئے
وہ حیض نہین بلکہ استحاضہ ہے مگر شیر خوار سے جو خون خارج ہو وہ قطعاً استحاضہ نہین ہے
مسئلہ اگر بلوغ مین شک ہو اور خون بصفت حیض آئے اور شرائط بھی موجود ہون
وہ خون خون حیض ہے اور یہ علامت سبق بلوغ کی ہے اور اگر ایسا نہو مین شک
ہے تو بصورت بودن شرائط اسکا خون بھی حیض ہوگا مسئلہ اگر خون مشتبہ خارج ہو تو تجسس
آئندہ کر ہو تو امتحان کرے اور اگر امتحان ممکن نہو تو جو حال سابق کا تھا اوسپر عمل کرے
خواہ حیض ہو خواہ طہر خواہ استحاضہ اور اگر حال سابق بھی معلوم نہو تو رعایت احتیاط کی
مستحب ہے اسطرح کہ حائض پر ترک کرنا جسکا واجب ہے یہ بھی ترک کرے اور مستحاضہ کا عمل کرے اور
اگر تشخیص پر قادر ہے اور عمداً بے تشخیص کے نماز پڑھے تو وہ نماز باطل ہے اگرچہ بعد کو اسکا
علم ہو جائے کہ خون حیض نہ تھا مگر ہان جبکہ ترک امتحان نسیان و غفلت کے سبب سے ہو تو اسی
صورت مین جب علم ہو جائے کہ خون حیض نہ تھا تو وہ روزہ و نماز صحیح ہوگا مسئلہ خون حیض

جو تین روز پے در پے آئے یعنی جس وقت دس زمانہ مین روئی رکھے اور لحظہ بھر کے بعد نکالے
تو خون آلودہ برآمد ہو اگرچہ خون ملا ہر نہ آیا ہو اور اگر روئی پاک نکلی تو خون حیض نہین ہے اور اگر غیر متصل ہو
تو احتیاط یہ ہے کہ عمل مستحاضہ بھی کرے اور جو حائض پر ترک کرنا واجب ہے وہ بھی ترک کرے
مسئلہ شب اول اور شب چہارم تین روز سے خارج ہے تو اسیطرح شب یازدہم دس روز سے
خارج ہے مسئلہ خون حیض تین روز سے کم اور دس روز سے زیادہ نہین ہوتا اور خون
نفاس ایک لحظہ تک بھی ہوتا ہے مگر زیادہ دس روز سے نہین ہوتا اور استحاضہ کے لئے
قلت وکثرت کی مقدار نہین پس عورت دس روز کے درمیان مین متفرق طور پر تین روز خون
دیکھے تو کیا حکم ہے ج حیض نہین ہے مگر احتیاط کرے جیسا کہ پہلے مذکور ہوا س عورت نے
ظہر کے وقت مثلاً خون دیکھا تو آیا ثبوت حیض کے لئے کافی ہوگا روز چہارم کے وقت ظہر تک
ج علی الاقوی کافی ہوگا لیکن احوط عمل باحتیاط ہے مسئلہ جب عورت تین روز پے درپے
خون دیکھے اور قبل دس روز کے منقطع ہوجائے اور دسوین روز پھر دیکھے تو کل حیض ہوگا
اگرچہ ایام پاکی مین جو درمیان مین گذرے ہین احتیاط یہ ہے کہ جمع کرے درمیان تروک حائض
وعمل استحاضہ کے مسئلہ جسوقت عورت تین روز متصل خون دیکھے بعد اسکے قطع ہوجائے
پھر دسوین اور گیارھوین روز خون دیکھے تو دوسری مرتبہ کا خون استحاضہ ہے مگر جبکہ
اوسکی عادت دس روز کی ہو یا اوس خون مین اوصاف حیض پائے جائین اور یہ حکم بھی اس
عورتکا یہ ہو کہ اوصاف کیطرف رجوع کرے پس ایسی صورتمین دسواں روز حیض مین
محسوب ہوگا اور بعد اوسکے استحاضہ ہے مسئلہ جسوقت دو خونکے درمیان مین دس روز کا
فاصلہ ہو اور پہلی مرتبہ کا خون محکوم بحیض تھا تو دوسری کو بھی حیض قرار دے مسئلہ صاحب
عادت وقتیہ بمجرد خون دیکھنے کے زمان عادتمین عبادت ترک کردے گی اگرچہ وہ خون

بصفت حیض نہو یا ایک روز یا دو روز قبل عادت کے آگیا ہو مگر ہاں جب یقین ہو جائے کہ حیض
نہیں ہے اور صفات حیض بھی نہ پائے جائیں تو اسوقت یہ حکم نہو گا س اقل و اکثر ایام
حیض و نفاس و استحاضہ بیان فرمائیے ج ایام حیض کم سے کم تین روز اور اکثر دس روز
ہیں یعنے حیض تین روز سے کم نہیں آتا اور دس روز سے زیادہ نہیں یعنے خون حیض تین
دن تک اندرون مخرج مطہر متصل رہتا ہے کہ عورت جسوقت روئی رکھے اور بعد ایک
لحظہ کے پھر نکالے تو خون آلودہ پائے اگرچہ خون مخرج سے باہر نہ آئے اور اگر خون آلودہ
نہ پائے تو حیض نہیں ہے اور حکم غیر متصل کا پہلے مذکور ہوا کہ احتیاط کرے لیکن نفاس ایک
لحظہ بھی ہوتا ہے مگر دس روز سے زیادہ نہیں ہوتا اور استحاضہ کے لئے مقدار کم و زیادہ کی
نہیں ہے س عورت حائض کے قبل میں وطی کرنا حرام ہے یا نہیں ج اگر حائض ہونیکا
علم ہے تو حرام ہے بلکہ دونوں کے فاسق ہو جانیکا باعث ہے بلکہ اسکا حلال سمجھنا بنا بر مشہور
موجب کفر ہے اور زن حائض کی دبر میں وطی کا جواز مشکل ہے اور اجتناب احوط ہے س
عورت حائض کے قبل میں وطی کرنیکا کفارہ مرد پر واجب ہے یا عورت پر اور مقدار کفارہ
اس وطی کے بیان فرمائیے ج کفارہ مرد پر واجب ہے نہ عورت پر لیکن حائض کے قبل میں وطی کرنیکا
کفارہ بشرطیکہ عورت آزاد ہو مرد پر لازم ہے کہ اول حیض میں اگر وطی کی ہے تو اٹھارہ
چنے کی مقدار برابر سونا دے اور اگر درمیان حیض میں وطی کی ہے تو نو چنے کی مقدار برابر سونا دے
اور اگر آخر حیض میں وطی کی ہے تو ساڑھے چار چنے کی مقدار برابر سکہ دار سونا دے اور چاہے
کہ کفارہ فقیر کو دے اور اگر قیمت سونے کی دیدے جب بھی علی الاقوی کافی ہوگا اور اگر حائض مملوکہ
کنیز ہے تو تین مد گندم یا جو مسکین کو دینا چاہئے خواہ اول حیض میں وطی واقع ہو یا درمیان میں
یا آخر میں س جو شخص کفارہ دینے سے عاجز ہو اسکو کیا کرنا چاہئے ج جسقدر ممکن ہو

دیوے اور باقی کیلئے انتظار کرے اور بہتر یہ ہے کہ جب کفارہ سے عاجز ہو تو بہ کرے
مگر توبہ کفارہ کو بنا بر احوط ساقط نہیں کرتی س جب عورت حیض سے پاک ہو جاوے
تو قبل از غسل اس سے وطی کرنا جائز ہے یا نہیں ج وطی جائز ہے مگر مکروہ ہے اور اگر
فرج کو اپنی دہووے تو کراہت کم ہو جائیگی س عورت کا قول درباب ثبوت حیض
یا پاک ہونیکے قبول ہوگا یا نہیں ج ہاں قابل قبول ہے س نفاس کی کیفیت
بیان فرمائیے ج عورتکو ولادت کے وقت جو خون آئے وہ خون نفاس ہے خواہ بچہ کے
پیدا ہونیکے ساتھ ہی خون آئے خواہ بعد نکلنے کے خواہ اسیوقت بشرطیکہ دس روز سے
کم میں ہو اسلئے کہ اگر دس روز ولادت سے گذرنیکے بعد آئے تو وہ خون نفاس نہیں ہے
اس امر میں کوئی فرق نہیں ہے کہ پورا لڑکا پیدا ہو یا ناقص پیدا ہو مثلا سقط حمل ہو مگر چند
مضغہ بلکہ علقہ ہے تو ہر حالت میں خون نفاس سمجھا جائیگا بشرطیکہ اس امر کا علم ہو جاوے کہ یہ
مبدء انسان تھا اوسیطرح نفقط صدق ولادت معتبر ہے اگرچہ بقدر ایک لحظہ ہو اور
نفاس کیلئے کمی میں کوئی حد نہیں ہے اور زیادہ سے زیادہ مقدار دس روز ہے اور جسکی
عادت مستقرہ نہو دس روز میں خواہ دسوین روز خون موقوف ہو جاوے یا آتا رہے اور صاحب
عادت مستقرہ اپنی عادت بھر نفاس قرار دیگی اور اگر دس دن سے کم میں خون منقطع ہو جاوے
تو اسیقدر نفاس قرار دیا جائیگا اور اسیطرح دسوین روز موقوف ہو جاوے تو تمام دسون دن
نفاس قرار دیا جائیگا س خون جسوقت دس روز سے زیادہ آتا رہے تو اوسکی کیا کیفیت ہے
ج اگر صاحب عادت ہے تو اپنی عادت تک نفاس قرار دے بلکہ باقی دس روز تک
نفاس قرار دینا احوط ہے اگرچہ واجب نہیں ہے اور بعد دس روز کے استحاضہ ہے اور دس روز سے
دس روز سے زیادہ آئے تو اٹھارہ روز تک جمع کرنا اولی ہے اور یہ جو بیان کیا گیا کہ

اپنی عادت بہ اتفاق اپنے یا دس روز نفاس قرار دے یا اسوقت میں ہو کہ اوس
عادت یا دس روز کے اول میں بھی خون آئے اور آخر میں بھی یا تمام مدت میں
آتا ہے لیکن جب کہ فقط اول میں یا فقط آخر میں یا فقط وسط میں خون آئے تو اوہی وقت معتبر ہے ۔
خون دیکھنے کے نفاس قرار دیگی ۔ **باب** استحاضہ کی کیفیت بیان فرماتے ہیں استحاضہ تین
طرح پر ہے قلیلہ متوسطہ کثیرہ قلیلہ اوسکو کہتے ہیں کہ جو پھایا روئی کہ عورت نے تمام خون میں
رکھی ہو اوس میں خون پہونچے مگر اوسکے اندر نفوذ نکرے اور متوسطہ وہ ہے کہ خون اوس کا
روئی یا کپڑے کے اندر نفوذ کر جاوے مگر نہ اسقدر کہ روئی کیطرف باہر نکل جائے اور کثیرہ وہ ہے
کہ اوسکا خون روئی میں نفوذ کرکے باہر نکل جائے اور قلیلہ میں ہر نماز واجبی کے لئے وضو واجب ہے
بلکہ ہر سنتی کیلئے بھی وضو کرنا چاہئے اور متوسطہ قبل نماز صبح کے ایک غسل کرے بعد
ہر نماز کیلئے وضو کیا کرے اور وجوب غسل میں یہ شرط ہے کہ قبل نماز صبح کے تمام روئی میں خون
نفوذ کر گیا ہو پس اگر بعد نماز صبح ایسا ہو تو اوسکا حکم قلیلہ ہوگا یعنی اوس روز غسل واجب نہوگا
بلکہ ہر نماز کیلئے وضو کیا کرے مگر یہاں بہتر ہے کہ قبل خون دیکھا ہو اوسکے لئے غسل کرنا احتیاط سے
خالی نہیں خصوصاً دوسرے دن کی نماز صبح کیلئے بلکہ اگر یہی نماز صبح گذشتہ فوت ہو گئی ہو اور
اوسکی قضا کرنی چاہے تو بھی یہی حکم ہے اور نماز سنتی کیلئے ہر نماز میں وضو شرط ہے اور
کثیرہ میں تین غسل واجب ہیں ایک غسل نماز صبح کیلئے اگر نماز شب نہیں پڑھتی ہے اور اگر
پڑھتی ہے تو چاہئے کہ قبل نماز شب غسل کرے اور اوسی غسل سے نماز شب و فریضہ دونوں
جسطرح وہ غسل فرائض کیلئے کیا جاتا ہے کل نوافل کیلئے کافی ہوتا ہے اور ایک غسل
قبل نماز ظہر و عصر واجب ہے یعنی دونوں کو جمع کرے اور ایک غسل قبل نماز مغرب و عشا واجب ہے
اسطرح کہ دونوں کو جمع کرے اور اگر ہر نماز کیلئے علیحدہ علیحدہ غسل کرے تو بھی جائز ہے اور

یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ یہ سب غسل جو بیان کیے گئے انمین غسل کرنے سے وضو ساقط نہین ہوجاتا
بلکہ وضو علاوہ غسل کے ہر نماز کیلیے علحدہ علحدہ واجب ہے س اگر بعد غسل کرنیکے
اور قبل نماز پڑھنے کے خون استحاضہ ظاہر اور باطن سے قطع ہو تو کیا کرے ج
رفع استحاضہ کے لئے پھر غسل کرے لیکن اگر مستحاضہ کثیرہ کو کل نمازونکے قبل خون منقطع
ہوجائے اور بعد اوسکے پھر آئے تو شب و روز مین پانچ غسل واجب ہوجائینگے س
اثنائے غسل استحاضہ مین اگر حدث اصغر واقع ہو تو کیا کرے ج غسل اوسکا صحیح ہے
مگر غسل کا اعادہ کرنا بھی احوط ہے مگر چاہیے کہ نماز کیلیے وضو بجالائے اور اگر حدث اکبر
اثنائے غسل مین واقع ہو تو اگر یہ حدث جدید مثل اُس حدث کے ہے جسکے لئے غسل کرتی ہے
تو غسل کا اعادہ کرے مگر یہ حکم غیر استحاضہ میں ہے اور اگر مثلاً جس حدث کیلیے غسل کرتی ہے
اوسکا غیر ہو تو چاہیے کہ غسل کو تمام کرے بعد اوسکے پھر حدث جدید کیلیے غسل و نماز
کرے س جب عورت مستحاضہ غسل و وضو سے فارغ ہوجائے تو زوج اوس سے مقاربت کرسکتا ہے یا نہین
ج اگر عورت خونکو بنابر احتیاط دھو ڈالے تو بعد اسکے اگر مقاربت واقع ہوگی تو کوئی ضرر نہین

ذکر گناہان کبیرہ کا

گواہی کا چھپانا اسطرح کہ کسی امر کا گواہ ہے مگر بوقت شہادت انکار کرجائے امام جعفر صادق نے
اسکو گناہان کبیرہ سے شمار فرمایا ہے دوسرے علم دین کا پوشیدہ رکھنا اور جاہلونکی تعلیم نہ
کرنا بلکہ بالخصوص بعض لوگونپر غافلونکی تنبیہ اور جاہلونکی ہدایت کی اور علم دین کی تعلیم
واجب ہے تیسرے ایمانکا ترک کرنا کیونکہ ایمان اشرف عبادات اور اقرب قربات ہے
اور کوئی عبادت مثل ایمانکے موجب شرف اور باعث حصول قرب خداوند عالم
نہین ہے اور ایمانکے شرف کیلیے اسیقدر کافی ہے کہ اگر تمامی عمر گناہ مین بسر ہوئی ہو

تو بھی بمجرد ایمان لانیکے بخشدیا جاتا ہے چوتھے گمراہ ہو جانا یعنے تھوڑے یا بہت امور دین
جو دلیل قطعی و یقینی سے ثابت ہین اونکے خلاف اعتقاد کرنا پانچوین اضلال ہے یعنی برخلاف
راہ حق کے لوگونکو راہ بتانا اور اسکی ضد ہدایت ہے جو انبیا و اوصیا و علما کی شان مین وارد ہے
چھٹے فتنہ و فساد لوگون مین پیدا کرنا جسکو خداوند عالم نے ناحق قتل کرنے سے بدتر فرمایا ہے
اور بسا اوقات فتنہ باعث خونریزی و غارت و خرابی ہوا کرتا ہے ساتوین قتال ماہ حرام
مین کہ وہ ماہ رجب و ذیقعدہ و ذی الحجہ و محرم الحرام ہے چنانچہ خداوند عالم نے سورۂ بقر مین
شخص کی نسبت حکم کفر ارشاد فرمایا ہے آٹھوین خداوند عالم کے عذاب سے بے پروا بنا
اگرچہ متقی و صاحب علم و ورع و زاہد ہونا چاہئے کہ عذاب خدا سے ہر وقت ڈرتا رہے نوین
خداوند عالم کی رحمت سے ناامید ہونا اگرچہ قسم قسم کے گناہونمین و معصیتونمین مبتلا ہو چنانچہ
خداوند عالم فرماتا ہی لا تقنطوا من رحمة الله دسوین خدا و رسول و ائمہ معصومین علیہم السلام
کے حکم و فعل پر اعتراض کرنا اور بحث کرنا گیارھوین جو لوگ تردد مین پڑے ہین یعنی دین کے
بارہ مین جو لوگ متردد ہین اونکی راہ بند کر دینا چنانچہ خدا تعالے نے اسکو خدا و رسول سے محاربہ
اور مقابلہ قرار دیا ہے اور اسکی سزا دنیا مین سولی دینا یا قتل کرنا یا پاے چپ و دست راست کا
قطع کرنا اور شہر سے نکلوا دینا قرار پایا ہے بارھوین کافرون اور مشرکون و اہل بدعت سے
دوستی رکھنا اور اوسکی مذمت کے لئے یہ قول خداوند عالم کا کافی ہے کہ فرمایا ہی و من یتولہم
منکم فانہ منہم بلکہ بتصریح اخبار و احادیث انکے ساتھ مطلقاً نشست و برخاست حرام ہے
تیرھوین احکام الٰہی کے سیکھنے اور یاد رکھنے سے تکبر کرنا اور اوسکی مذمت کیلئے کافی ہے کہ
اسی سبب سے ابلیس ملعون ہوگیا چودھوین ایسے مقام مین رہنا کہ جہان اپنے دین کو محفوظ
نہین رکھ سکتا یعنے نہ احکام واجبہ پر عمل کر سکتا ہی اور نہ ترک محرمات کر سکتا ہی اور نہ مسائل فقہ

کر سکتا ہی چنانچہ اسکے باب مین خداوند عالم فرماتا ہے اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ
پندرھوین حسد ہے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ حسد ایمان کو حسنہ کو اسطرح
کھا جاتا ہے جسطرح آگ لکڑی کو جلا دیتی ہی اور علما کہتے ہین کہ بدترین قبائح حسد ہے اور بعض
اخبار مین وارد ہوا ہی کہ جبتک وسکو اپنی زبان سے ظاہر نکرے نا بخشیدہ یا جائیگا سولھوین صد عن
سبیل اللہ ہی یعنے ایمان والون کو فعل [illegible] توبہ و ترک محرمات مکروہات سے منع کرنا سترھوین
حج کا ترک کرنا اور خداوند عالم نے تارک حج کو کافر شمار فرمایا ہی اور جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام فرماتے ہین کہ وہ شخص [illegible] یہودی یا نصرانی [illegible] مریگا خواہ اوسنے تمام عمر مین
حج ترک کیا یا جب واجب ہوا جب ترک کیا اٹھارھوین [illegible] علیہم السلام کے
ہمراہی مین کفار سے جہاد نکرنا یا جہاد سے فرار کرنا اور یہ کبیرہ ہے [illegible] انیسوین
احکام الہی پر عمل یا احکام [illegible] اور تحقیر کرنا اگرچہ وہ فعل
مستحب ہو مثل تحت الحنک وغیرہ کے بیسوین [illegible] چنانچہ
حدیث مین وارد ہے کہ انکا حکم [illegible] ہی و [illegible]
وارد ہی کہ جو کوئی [illegible] یا آیات [illegible]
[illegible] مستوجب غضب الہی کا ہوجائیگا اور [illegible]
اگر [illegible] لیا تو فاسق [illegible] اکیسوین کفران نعمت [illegible] خداوند عالم فرماتا ہے
اگر تم نعمتونکا شکر ادا کروگے تو مین تمکو اور زیادہ کرونگا اور اگر کفران نعمت کروگے
تو میرا عذاب بہت شدید ہی بائیسوین ہر قسم کی نشہ کی چیزونکا پینا چنانچہ جناب امام محمد باقر
فرماتے ہین کہ شراب کا پینا اگرچہ [illegible] قتل نفس اور شرک باللہ کے
سب مین مبتلا کر دیتا ہی تیئیسوین نقض عہد [illegible] جس چیز کو اپنے اوپر [illegible] نذر

یا عہد یا قسم واجب کرے پس اسکے خلاف کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے اور بعضوں نے خلاف وعدہ کو
بھی گناہان کبیرہ سے شمار کیا ہے چوبیسوین ظالمونکی اعانت کرنا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
فرماتے ہین کہ جب روز قیامت ہوگا تو ایک منادی ندا کریگا کہ ستمگار اور انکے دوستدار اور وہ
لوگ جنہوں نے اون ظالمونکی دوات مین سوف ڈالا یا انکے قلم کے لئے ایک کی مدد کی ہو کہان
ہین ان سبکو انکے ساتھ شامل کرو پچیسوین ماں و باپکی نافرمانی کرنا اور انکے حقوق کو
ترک کرنا اور یہ بھی ساتوان گناہان کبیرہ سے ہے چنانچہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
فرماتے ہین کہ جسوقت کوئی اپنے والدین کیطرف غضب کی نگاہ سے دیکھے اگرچہ والدین نے
اوسپر ظلم کیا ہو تو اوسکی نماز قبول نہوگی اور اگر ظلم وغیرہ کچھ نہ کیا ہے تو بدرجہ اولی خدا اوسکی
نماز وغیرہ قبول نفرمائیگا چھبیسوین کسی مسلمان کو عمداً قتل کرنا حدیث مین وارد ہے کہ قاتل ہمیشہ
ہمیشہ جہنم مین رہیگا اور وہی قدیم حدیث ہے کہ مقتول جسطرح دنیا مین قتل کیا گیا ویسے قاتل کو
آخرت مین جہنم مین سو مرتبہ قتل کریگا ستائیسوین مومن کے ساتھ جنگ و مقابلہ کرنا اور روایت
جناب امام محمد باقر علیہ السلام یکبیت اور جناب امام رضا علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر کسی مومن کے
ڈرانے کیلئے کوئی شمشیر کھینچے تو گویا اوسنے خدا و رسول کے ساتھ جنگ کی اٹھائیسوین کسی
مومن کو اذیت پہونچانا اخبار و احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی جنگ خدا کے ساتھ اور
ایذا جسقدر زیادہ سخت ہوگی گناہ اوس کا اعظم و اکبر ہوگا اور اگر اوسکو ذرا سا بھی زخم پہونچے
تو گناہ اور بھی زیادہ شدید ہے انتیسوین مظلوم کی اعانت ترک کرنا جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام نے اوسکو گناہان کبیرہ سے شمار فرمایا ہے اور شیخ صدوق علیہ الرحمۃ روایت
فرماتے ہین کہ کوئی شخص کسی مومن کی اعانت کو باوجود امکان ترک نہین کرتا مگر یہ کہ خداوند عالم
آخرت مین اوسکو اوسی کے حال پر چھوڑ دیتا ہے تیسوین اسراف یعنی اپنے امور مین زیادہ صرف کرنا

خواہ وہ کام شایستہ ہو یا غیر شایستہ جسکو تبذیر کہتے ہین معصوم علیہ السلام نے دونونکو کبایر مین
شمار فرمایا اکتیسوین کہانت یعنے کاہنی کرنا حدیث مین وارد ہے کہ کاہن مثل ساحر کے ہے
اور حدیث مین وارد ہی کہ جو کوئی خود کہانت کرے یا کوئی دوسرا اوسکے لئے کرے ہر حالت مین
دین محمدی سے خارج ہو جائیگا بتیسوین سحر کرنا بروایت جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ
یہ بھی ہفت گناہان کبیرہ مہلکہ سے ہے اسکی حد شرع مین قتل کرنا ہے اور جناب امام جعفر صادق
فرماتے ہین کہ ساحر مثل کافر کے ہے تیتیسوین جھوٹی گواہی دینا جناب امام جعفر صادق
فرماتے ہین کہ جھوٹے گواہ کے دونون پانون جگہ سے نہین اوٹھاتا مگر جہنم اوسپر لازم ہوتا ہے
چونتیسوین غیر حاکم شرع کے پاس اپنا قضیہ فیصل کرانا اور جو کچھ اوسے مال ملیگا اگرچہ اپنا ہی
ہو حرام ہے چنانچہ خداوند عالم سورہ نسا مین ان لوگونکو ضلالت و گمراہی کے لفظ سے یاد فرمایا ہے
پینتیسوین امانت مین خیانت کرنا جناب جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ تین چیزونمین
قبول نہین ہوتا ادائے امانت ور وفائے عہد اور نیکی والدین کے ساتھ ہرچند حضرت
اور جناب رضا علیہ السلام فرماتے ہین کہ خیانت کرنا ملاحظہ کرنا بھی امانت کا گناہان کبیرہ سے ہے
چھتیسوین دینے کے وقت پیمانہ مین کمی کرنا یعنے کم تولنا اور لینے کے وقت زیادتی کرنا اور
یہ حکم ہر اندازہ کیلئے ہے جیسا کپڑا ناپنا وغیرہ بھی اسمین داخل ہو جائیگا اور اسکے مذمت کیلئے اتنا کافی
ہے کہ قوم شعیب اسی سبب ہلاک ہوئے سینتیسوین تکبر کرنا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے
منقول ہے کہ جہنم مین ایک وادی ہے کہ جسکو سقر کہتے ہین وہ خاص متکبرونکے لئے ہے
اور جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ زمین پر جو شخص تکبر سے چلتا ہے اوسپر
آسمان و زمین لعنت کرتے ہین اڑتیسوین ریا ہی یعنے آدمیونکے سامنے خودنمائی کرنا تحصیل
منفعت دنیا کیلئے عبادتین بلکہ یعنی آوازہ و شہرت کیلئے عبادت کرنا بھی گناہ ہے

کبیرہ سے ہے اور وہ یہ ہے کہ غیبت مین لوگونکی اسطرح خودنمائی کیے کہ اونکے کان تک پہونچ جائے اور معصوم علیہ السلام سے منقول ہے کہ غیر خدا کیلئے جو عمل ہے وہ شرکت اور وہ عمل خدا تک نہین پہونچتا اونتالیسوین چہوٹی قسم کہانا جناب امام جعفر صادق عسے منقول ہے کہ ایسے شخص پر خداوند عالم اپنی رحمت نہین نازل کرتا اور بقول جناب امام محمد باقر علیہ السلام یہ بہی جنگ باخدا ہے چالیسوین محبت دنیا ہے معصوم علیہ السلام سے مروی ہے کہ دنیا کی محبت کل گناہونکا شہ ہے یعنی سب سے زیادہ ہے اور تین چیزونسے محبت دنیا حاصل ہوتی ہے حرص و حسد و استکبار اور یہی تینون کفر کی جڑ ہین مگر ہان محبت دنیا کی بسبب اسکے کہ اسکے ذریعہ سے آخرت ملے کوئی ضرر نہین کرتی اکتالیسوین ماعون کنا اسبابکا اون لوگونسے جنکو ضرورت و احتیاج اونکی ہو اور مانع ماعونکے لئے عذابکا خدانے وعدہ فرمایا ہے مگر ہان جبکہ ضائع ہونیکا خوف ہو تو روکنا گناہ نہوگا چنانچہ راوی نے جناب امام جعفر صادق ع سے عرض کی کہ میری ہمسایہ مین لوگ ہین اور چیزین عاریۃ لیتے ہین اور ضایع کر دیتے ہین پس حضرت نے فرمایا اس حالتمین ندو بیالیسوین لوگونکا مال غصب کرنا خواہ بیع مین ہو یا شرا مین یا مثلاً کسی کا مال ہو اور باوجود طلب اوسکو ندے یہ بہی امانت مین خیانت کرنیکے برابر ہے معصوم نے اسکو گناہان کبیرہ سے شمار فرمایا ہے تینتالیسوین عجب کرنا ابن الیقین کا ہے یعنی اپنے عمل کی خوبی پر خودبینی کرنا اور اوسکو اچہا سمجہنا چنانچہ جناب امام جعفر صادق فرماتے ہین کہ ایسے لوگ تباہ ہوجاتے ہین اور پہر فرماتے ہین کہ ایسی عبادت کے سبب وہ فاسق ہوجاتے ہین چوالیسوین مسلمانونکو فریب دینا مکر اور دہوکے سے یا غش سے اور بقول جناب رسول خدا ص ایسا شخص مسلمان نہین ہے اور جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایسا شخص ہمیشہ جہنم مین رہیگا پینتالیسوین ظالم ہونا یعنے لوگونپر ظلم کرنا جناب رسول خدا سے

ماعون اون چیزونکو کہتے ہین جنکو اکثر لوگ دوسرون سے اتفاقاً مانگنے کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً ہانڈی ڈول وغیرہ سلہ عجب کہتے ہین کسی شخص کے اپنی نیکیون کو بڑا جاننا اور دوسرون کو حقیر سمجہنا

منقول ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ ظلم سے پرہیز کرو اسواسطے کہ ظلم قیامت مین ظلمات ہو جائیگا
اور جبتک ظالم مظلوم کے حق کو رد نہ کریگا اوسکی توبہ نہ قبول ہوگی چھیالیسوین خمس نہ دینا
چنانچہ معصومؑ سے مروی ہے کہ قیامت مین سخت گرفتاری یہ ہے کہ مستحق خمس اپنے حق کا مدعی
ہوے حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ وسہل مخرجہ ارشاد فرماتے ہین کہ خداوند عالم اور ملائکہ
اور جمیع خلائق کی لعنت ہو اون لوگون پر جو ایک درہم بھی میرا حق حرام کھاتے ہین سینتالیسوین
زکوۃ نہ دینا چنانچہ منقول ہے کہ اگر زکوۃ اونٹ کی تھی تو قیامت مین اوسکو گداختہ کرکے پیشانی
اور پشت اور پہلو کو اس مانع کے اوس سے داغ دینگے اور اگر زکوۃ چوپایونکی تھی تو قیامت مین
مانع کو وہ حیوانات پاؤن سے روندینگے اڑتالیسوین قطع رحم کرنا چنانچہ اخبار مین وارد ہے کہ قطع رحم
عمر کو کم کردیتا ہے اور صلہ رحم سے عمر زیادہ ہوتی ہے اونچاسوین امر بمعروف و نہی عن منکر
کو ترک کرنا باوجود چار شرطون کے اول یہ کہ جانتا ہو کہ یہ فعل معروف ہے یا منکر دوسرے یہ کہ پہلے
علم ہو اسکا کہ یہ شخص میرے قول کو مانے گا اور کہنا میرا اثر کریگا تیسرے یہ کہ اپنے اوپر کسی
اور مسلمان پر ضرر کا خوف نہو چوتھے یہ کہ اوس شخص مین آثار توبہ کے ہون پچاسوین نماز کا ترک
کرنا اسواسطے کہ نماز ستون دین ہے اور نماز کے رد ہونیسے کل عبادتین رد ہوتی ہین جسطرح
خیمہ بغیر ستون کے نہین ٹھہر سکتا اور جیسے رسیان اور طنابین اور میخین نہین فائدہ دیتی ہین
اسیطرح نماز ہی کہ بغیر نماز کے دین کا قیام ممکن ہی نہین اور ترک نماز کفر کے حکم مین ہے چنانچہ
رسول خداؐ فرماتے ہین کہ تارک نماز کی اعانت کرنا مثل اسکے ہی کہ ستر پیغمبرونکو قتل کیا جنمین
اول حضرت آدمؑ اور آخر جناب محمد مصطفےؐ ہین اور واضح ہو کہ ترک نہی عن المنکر
بھی گناہان کبیرہ سے ہی اور اسمین وہی شرطین ہین جو امر بالمعروف مین بیان کیگئین اکاونوین
ماہ رمضان مین بغیر عذر شرعی کے روزہ کا افطار کرنا چنانچہ جناب امام جعفر صادق

سے مروی ہی کہ رمضان المبارک مین اگر دانستہ عمداً افطار کرے تو وہ شخص ایمان سے خارج ہو جاتا ہی
س اگر کوئی شخص اس زمانہ مین جو زمان غیبت امام علیہ السلام ہی نماز جمعہ پڑھے تو وہ شخص
حق امام کا غاصب ہوگا یا نہین ج چونکہ خود امام ہی نے نماز کا اذن دیا ہی اسلئے غاصب
نہوگا س اس زمانہ مین کہ امام ہم غائب ہین بشرطیکہ سب شرائط متحقق ہون نماز جمعہ کا پڑھنا
بہتر ہی یا نہ پڑھنا ج بہتر یہ ہے کہ نماز جمعہ کو بھی پڑھے اور نماز ظہر بھی س علماء نجف اشرف
جو اپنی کتابون مین تحریر فرماتے ہین کہ نماز جمعہ واجب تخییری ہی پس وہ حضرات نماز جمعہ کیلئے مجمع کیون نہین
ج چونکہ نجف اشرف علی مشرفہ التحیۃ والسلام تحت حکومت حضرات علمائے اہلسنت ہے اور
وہ خود نماز جمعہ پڑھتے ہین اور دو نماز جمعہ کے درمیان مین کم فصل یعنی تین میل شرعی کا فاصلہ ہونا
پس اس صورت مین اگر علماء نماز جمعہ پڑھین تو خلاف تقیہ ہوگا اور نہ کوئی اشکال اسمین نہین ہے کہ نماز جمعہ
ظہر کے پڑھنا ادا ہوگا س اگر کوئی شخص مومنین کو نماز جمعہ پڑھنے سے منع کرے وہ شخص کیسا ہے
ج ایسا شخص بہت بے عنوان ہے—

ضمیمہ

معرفت عقائد کے تمام احکام الٰہیہ سے زیادہ تر اہم ہی اور تمام واجبات پر مقدم ہی اور جس شخص کے
عقائد درست نہونگے اوسکی نماز بھی صحیح نہوگی و عقائد مین تقلید جائز نہین ہے بلکہ ہر شخص کو بطور
یقین دلیل سے عقائد کا حاصل کرنا چاہئے اور شک و ظن اسمین کافی نہین ہی اور اصول اسلام تین ہین
توحید و نبوت و معاد و اصول ایمان پانچ توحید و عدل و نبوت و امامت و معاد پس جو شخص
اصول اسلام کا اعتقاد نرکھتا ہو اوسکے چند حکم ہین اول یہ کہ نجس ہے دوم یہ کہ زن مسلمہ کا
عقد اوسکے ساتھ صحیح نہین ہے تیسرے اگر عورت ہے تو اوسکا عقد مسلم کیساتھ
صحیح نہین ہے چوتھے مسلمان کنیز و غلام کی ملکیت اوسکو حاصل نہین ہو سکتی

پانچوین یا اوسکے ہاتھ کا ذبیحہ حلال نہین چھٹے غسل و کفن اور نماز اوسکی واجب نہین ہے
ساتوین جو اجزاے حیوان اوسکے قبضہ مین ہون وہ حکم مین اجزاے میتہ کے ہین
بشرطیکہ تذکیہ مشکوک ہو اور اوس سے پہلے کسی مسلمان کا قبضہ اوس پر نہ ہوا ہو اور جو شخص
اصول اسلام کا معتقد ہو مگر اصول ایمان کا اعتقاد نہ رکھتا ہو اوسپر چند حکم مرتب ہوتے ہین
منجملہ اوسکے اول یہ کہ اوسکی کوئی عبادت صحیح نہین ہے دوسرے وہ زکوۃ و خمس کا
مستحق نہین ہے توحید سے مراد یہ ہے کہ خداوند عالم کو وحدہ لاشریک جانے اور صفات
ثبوتیہ اور سلبیہ کو پہچانے اور عدل سے مراد یہ ہے کہ خداوند عالم کسی پر ظلم نہین کرتا
نیکی کا ثواب دیتا ہے اور بدی پر عذاب کرتا ہے۔ اور نبوت سے مراد یہ ہے کہ انبیا جو مشہور
ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی جو ہوے ہین اون سبکو برحق جانے اور اعتقاد کرے کہ جناب رسالتمآب
بہترین انبیا اور خاتم المرسلین ہین اور تمام انبیا معصوم ہین اونسے کوئی گناہ عمداً اور سہواً
اول عمر سے آخر عمر تک نہین ہوا اور امامت سے مراد یہ ہے کہ بارہ امام خلفاے رسول خدا ہین
اور معصوم ہین اور امام ثانی عشر زندہ موجود ہین مگر غائب ہین اور جب حکم خدا ہوگا ظہور
فرماوینگے تفصیل ائمہ اثنا عشر کی یہ ہے اول امام امیر المومنین علی بن ابیطالب ہین دوسرے
امام حضرت امام حسنؑ ہین تیسرے امام حضرت امام حسینؑ ہین چوتھے امام حضرت امام زین العابدینؑ
ہین پانچوین امام حضرت امام محمد باقرؑ ہین چھٹے امام حضرت امام جعفر صادقؑ ہین ساتوین
امام حضرت امام موسی کاظمؑ ہین آٹھوین امام حضرت امام علی رضاؑ ہین نوین امام
حضرت امام محمد تقیؑ ہین دسوین امام حضرت امام علی نقیؑ ہین گیارھوین امام
حضرت امام حسن عسکریؑ ہین بارھوین امام حضرت امام محمد مہدی صاحب الزمان
قائم آل محمدؐ ہین اور معاد سے مراد یہ ہے کہ خداوند عالم بروز قیامت تمام مردونکو

پھر زندہ فرمائیگا اور بعد حساب کے نیکوں کو داخل بہشت کریگا اور بدونکو معذب بنار جہنم
کریگا اور میزان و صراط وغیرہ کو بھی برحق جاننا چاہیے اور رجعت کا اعتقاد بھی ضروری ہے
اور مختصر دلیل وجود باریتعالے کی یہ ہے کہ عقل حکم کرتی ہے کہ کوئی چیز بغیر بنانیوالے کے
نہیں بنتی ہے مصنوعات کیواسطے صانع ضرور ہے اور توحید کی دلیل یہ ہو سکتی ہے کہ اگر
ایک سے زیادہ خدا ہوں تو موجب فساد ہے اور پھر کوئی اونمین موصوف بصفات خدائی نہوگا
اور عدل کی دلیل اسقدر کافی ہے کہ خلاف عدل قبیح ہے اور باریتعالی جمیع قبائح
سے مبرا ہے اور نبوت کی مختصر دلیل یہ ہے کہ جب خدا نے بندونکو خلق کیا اور تبلیغ احکام
اون تک ضروری ہے اور اونکا پہچانیوالا لازم ہوا اوسکو ہم نبی کہتے ہیں اور امامت
کی دلیل یہ ہے کہ امر ہدایت کی ضرورت تا قیامت باقی ہے اور جناب رسالتمآب کیواسطے
ایک زمانہ خاص حیات کا مقرر ہوا پس ضرور ہوا کہ بعد آنحضرت کے حافظ و حامی شرع مثل جناب
رسالتمآب کے ہوں عصمت و کمالات میں تا قیامت باقی رہیں وہ ائمہ اثنا عشر ہیں اور انکی
تعیین اسما پر احادیث نبویہ جو فریقین میں مروی و منقول ہیں موجود ہیں اور معاد کی دلیل
مختصر یہ ہے کہ جب خداوند عالم نے اس دار دنیا میں اپنے بندونکو امور دامر و نہی و تحلیل و تحریم
فرمایا تو ضرور ہوا کہ جزا اور سزا اون امور کے لئے کوئی وقت معین ہو ورنہ تمام اوامر و نواہی
و احکام عبث ہو جائینگے اور عبث سے ذات باریتعالے بری ہے خلاصہ یہ کہ کوئی ایسی
دلیل جس سے نفس مطمئن ہو جائے ہر عقیدہ پر ہونا ضرور ہے۔ فقط

تمت

قطعۂ تاریخ طبع اول ترجمہ صراط النجات

از نتایج قلم بلاغت شیم سلطان الشعرا تاج البلغا جناب حکیم حامد حسین خانصاحب المتخلص بہ سخن دام فیوضہم

وقت ست خوش و زمانہ نیک و سعید
زین امر زیادہ نیکیش شد ظاہر

مطبوع درو شدہ کتابی کز وی
ہر کس شدہ زامر و نہی دینی ماہر

این ترجمہ ہم چو نجات ست صراط
عقل ست ز وصف بد صفاتش قاصر

ہم پاک کن قلوب ست ہم پاک
چون آب کہ او مطہر ست و طاہر

منسوب بہ زین عابدین چون گردید
چشم عباد شد بجنبش ناظر

الصناد بین و خود فراموش کہ نیست
وقتی غافل زیادہ رب قادر

از فرط صفا ہمیشہ ہست آئینہ
حال غائب بہ پیش طبع خاطر

آمد بسخن سخن بسال طبعش
مطبعی [illegible] سنہ ہجری

مطبع [illegible] سے ملی [illegible] مدرسہ ناظم صاحب سید باقر حسین صاحب